قدرت ثانیہ

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

’’میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سوتم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہوکر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہوکر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔...... اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سوتم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 306-307)

(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لیے)

ماہنامہ

انصاراللہ

مئی 2012ء ہجرت 1391 ہش

ایڈیٹر احمد طاہر مرزا

اس شمارے میں

- ساری خطائیں معاف ہوسکتی ہیں بشرطیکہ نمازیں باقاعدہ ادا کرنے والے ہو
- ’’اے قدوس! ہم تجھے سلام کرتے ہیں‘‘
- کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے
- خلافت کا وعدہ ایمان والوں کے ساتھ ہے
- خلافت کل دنیا کے امن کی ضمانت
- خلافت میں اطاعت و وفا کے نمونے
- قیام خلافت راشدہ کی ضرورت

اے قدوس! ہم تجھے سلام کرتے ہیں

مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب، صدر محلّہ نصرت آباد، ربوہ

تاریخ شہادت: 30 مارچ 2012ء

(2012 - 1968)

6/اپریل 2012 کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ماسٹر عبدالقدوس مرحوم کے اخلاص و وفا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

پس اے قدوس! ہم تجھے سلام کرتے ہیں کہ تو نے اپنے آپ کو انتہائی اذیت میں ڈالنا تو گوارہ کر لیا لیکن جماعت کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا۔ تو نے اپنی جان دیکر جماعت احمدیہ کو ایک بہت بڑے فتنہ سے بچالیا۔ مرحوم نے ہمیں سبق دیا ہے کہ حالات گزر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا دامن نہ چھوڑیں۔ ہر قربانی ہمارے ایمان میں ترقی کا باعث بنی چاہئے۔ صبر، ہمت اور دعا سے کام لیتے چلے جائیں صبر اور دعا ہی ہمارے ہتھیار ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم مغموم یا بے دل ہوں۔ اس قربانی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہم سے ہماری اقلیت کو اکثریت میں بدلنے کیلئے ایک اور چھلانگ لگوائی ہے اور قدوس جیسی قربانیاں تو سینکڑوں چھلانگیں لگوانے کا باعث بنتی ہیں اور خدا کے فضل سے بنیں گی۔ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ نے ملک کے بنانے میں اس کی تعمیر و ترقی میں بھی کردار ادا کیا ہے اور قربانیاں بھی دی ہیں۔ آج بھی ملک کو احمدیوں کی دعائیں ہی بچارہی ہیں اور بچاسکتی ہیں۔ ہم اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو جو انہوں نے ملک کیلئے دیں، ان دکھوں اور تکلیفوں کی وجہ سے ضائع نہیں کریں گے۔ پس ان ظلموں کو ختم کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اس کا فضل مانگیں۔ ہم سب مرحوم کی اس قربانی کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ 6/اپریل 2012ء بحوالہ روزنامہ الفضل 10 اپریل 2012 صفحہ 1)

''مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے''

احمدی انصار کی تعلیم وتربیت کے لئے

ماہنامہ انصار اللہ

ہجرت 1391ھش مئی 2012ء جلد 53 شمارہ 5

ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

اداریہ	2
القرآن الکریم	6
درس حدیث	7
کلام الامام	8
قصیدہ درشان حضرت محمد عربیؐ	9
اردو منظوم کلام	10
قیام الصلوٰۃ	11
خلافت میں اطاعت ووفا کے نمونے	12
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے	21
خلافت (منظوم کلام حضرت میر اللہ بخش تسنیم)	25
وقت کی اہمیت	26
بچوں کی نگہداشت اور والدین کی ذمہ داریاں	29
قیام خلافت راشدہ کی ضرورت (شذرات)	33
اخبار مجالس	37

نائبین: ○ ریاض محمود باجوہ ○ مبشر احمد خالد ○ نوید مبشر شاہد

فون نمبر 047-6212982 ۔ فیکس 047-6214631 موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)
ای میل: magazine@ansarullahpk.org; ansarullahpakistan@gmail.com
قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org
پبلشر: عبدالمنان کوثر پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ: کمپوزنگ: فرحان احمد ذکاء
مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ) مطبع: ضیاء الاسلام پریس
شرح چندہ پاکستان سالانہ 200: روپے۔ قیمت فی پرچہ: 20 روپے

اداریہ

''اے قدوس! ہم تجھے سلام کرتے ہیں''

مذہب کے نام پر خون بہانے کی تاریخ بہت پرانی ہے۔سفاکیت و بربریت کے اردلی اور اپنے آپ کو عقل کل سمجھنے والے ناعاقبت اندیش زیادہ سے زیادہ نت نئے مظالم کی تاریخ رقم کرکے اس فانی دنیا میں اللہ کے بندوں کی جان لے سکتے ہیں اس کے سوا ان کے بس میں ہے ہی کیا۔جبر واستبداد کے پُتلوں نے جب بھی اللہ کے بندوں پر ظلم کی چکی کی انتہاء کردی تو کوہِ صبر واستقامت کے شہزادوں نے بس یہی جواب دیا کہ لا ضیر انا الی ربنا لمنقلبون۔کہ کوئی خوف وخطرہ نہیں ہم نے تو اپنے مولیٰ کے حضور ہی لوٹ کر جانا ہے۔مظالم کی چکیوں میں پسنے والے صالحین ظلم ڈھانے والوں کو یہی جواب دیتے ہیں کہ:

> ''جرأت والے بہرحال جرأت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔کئی جرأت والے باوجود سختیوں کے سچائی قبول کرتے ہیں۔کئی جرأتمند حق کے مقابلے پر کسی بھی ظلم کی پرواہ نہیں کرتے۔پس خوش قسمت ہیں وہ جو فرعونوں کو جرأت کے ساتھ یہ جواب دیتے ہیں کہ فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ❶ پس جو تیرا زور لگتا ہے لگالے اِنَّـمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ❷ تُو صرف اس دنیا کی زندگی کو ختم کرسکتا ہے۔پس وہ احمدی جن کو آج پاکستان میں (قربان) کیا جارہا ہے، ان کا بھی یہ جواب ہے، اور ہر احمدی کا جو ایمان پر قائم ہے یہی جواب ہے۔'' ❸

جو چراغ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے روشن کیا ہو، اسے انسانی پھونکوں میں بجھانے کا دم ہی نہیں ہوتا۔دوسری طرف خدا تعالیٰ اپنے اس نُور کو لوگوں کے دلوں پر اس طرح اتارتا ہے کہ دنیا کی تمام طاقتیں بھی جمع ہوکر اس نور کو دلوں میں اترنے سے نہیں روک سکتیں، ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے متبعین کی تاریخ ہمیں یہی پیغام دیتی ہے۔

سلسلہ احمدیہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے کی تاریخ 111 سالہ پرانی ہے۔یہ سلسلہ جون 1901ء میں حضرت شیخ محمد عبدالرحمٰن صاحب کابلی کی قربانی سے شروع ہوتا ہے جس میں احمدیت کی دوسری صدی میں نئی شان سے اضافہ ہوا ہے۔خدا کے ہاتھ سے لگایا ہوا یہ پودا دنیا کے 200 ممالک میں سرسبز وشاداب وسدابہار درخت کا روپ دھار چکا ہے اور جوں جوں جماعت احمدیہ دنیا کے کناروں تک صلح وآشتی کے پیغام کے ساتھ نفوذ کرتی چلی جارہی ہے توں توں شمع احمدیت کے جانثاروں پر مظالم ڈھانے والے بھی بربریت کی نت نئی داستانیں لکھ کر آئندہ مورخین کے قلموں کیلئے لرزہ خیز مواد چھوڑے چلے جارہے ہیں۔

تاریخ عالم گواہ ہے کہ ظلم تو مٹ کر ہی رہتا ہے کیونکہ بالآخر مظلوموں کی بھی باری آتی ہے تاہم تاریخ انسانی درندگی کی نئی مثالیں بھی بنتی چلی جاتی ہیں۔مقام حیرت ہے کہ لاکھوں انبیاء کا مقابلہ کرنے والے فرعون، ہامان، نمرود اور ابوجہل کے انجام سے ارباب حل وعقد اور اپنے آپ کو یوم حساب سے بے پرواہ ہوکر کیوں ''سب سے بالا'' گمان کرنے لگ جاتے ہیں۔یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ فرعونیت جب غرقابی کی نظر ہونے لگتی ہے تو شاید موت کے ڈر سے بظاہر اللہ پر ایمان لانے کا اقرار کرلیتی ہے تاہم تاریخ بتاتی ہے کہ اس وقت بہت دیر ہوچکی ہوتی ہے اور ان کی لاشیں محض ممیاں بنا کر عجائب خانوں میں عبرت کی نظر ہوتی ہیں۔اس سے زیادہ ان کی بربریت اور رعونیت کی قدر نہیں کی جاتی۔

دو سال قبل 28 مئی 2010 کو لاہور میں 86 صدق و وفا کی پیکروں نے جو اپنے مولیٰ کے حضور جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔اس وقت بھی احباب جماعت نے صبر و رضا کی نئی داستانیں رقم کیں اور آج فروری و مارچ 2012ء میں پہلے نواب شاہ سندھ میں ہمارے دو بھائیوں کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا اور پھر 30 مارچ کو محلّہ نصرت آباد ربوہ کے صدر جماعت اور ہمارے جوان مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب نے جان کا نذرانہ پیش کر کے قربانی کی نئی تاریخ رقم کر دی۔یقیناً عرش الٰہی ان کے لہو کی قدر دانی کرے گا اور آسمان سے خود ہی ان معصوموں کا انتقام جاری کرے گا۔سلسلہ احمدیہ کی 123 سالہ تاریخ اسی بات کی گواہی دے رہی ہے۔معاندین یہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح ہمارے جوان مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب نے قیام توحید اور حق و صداقت کیلئے اپنی قیمتی متاع کا نذرانہ پیش کیا ہے وہ ضائع چلا جائے گا؟ وہ جان لیں گے کہ:

ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے پھول پھل لائے گی پھول پھل جائے گی

مکرم قدوس صاحب جیسے جاں نثار تو اکسیر امر کے حکم میں ہیں۔جو صدق دل سے ایمان اور حق کیلئے جان بھی فدا کرتے ہیں۔اور زن و فرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے۔حشر نشر سے غافلوں کو مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب بتلانا چاہتے ہیں کہ جس ہستی کی وہ بیعت رکھتے تھے ان کی ہمیں یہ بھی تعلیم ہے کہ:

”یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں......کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے......۔جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔“ ④

ہمارا احتجاج ہماری روایت کے مطابق ہمیشہ راتوں کی عبادات کے تیروں میں ہوتا ہے کیونکہ ارباب اختیار کی گولی یا تیر تو خطا ہو سکتا مگر راتوں کی دعاؤں کے تیر کبھی خطا نہیں جاتے کہ یہی قانون قدرت ہے۔احمدیت کے سرسبز و شاداب باغ سے جو ایک مہکتا ہوا سدا بہار پھول توڑا گیا ہے اس کے لہو کی خوشبو ساری دنیا کو مہکاتی رہے گی۔دشمن یہ جانتے نہیں کہ جماعت احمدیہ ایک مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولا نہیں جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہارا مولیٰ نہیں ہوگا۔اور مظالم ڈھانے بت جب قضا و قدر کی چکی میں پیسے جاتے ہیں تو ان خاک بھی فضا میں دکھائی نہیں دیتی۔اللہ کے عاجز بندوں کی اپنے مولیٰ کے حضور یہی فریاد ہے کہ:

قوم کے ظلم سے تنگ آکے میرے پیارے آج
شورِ محشر تیرے کوچہ میں مچایا ہم نے ⑤

”جہاں تک احمدیت کے دشمن کا تعلق ہے ان کو ہمارا یہی پیغام ہے کہ جتنی ٹھوکریں تم ہمیں لگاؤ گے خدا کی قسم ہم پہلے سے بڑھ کر زیادہ طاقتور اور صاحب عزم ہوتے چلے جائیں گے۔جتنا تم ہمیں دبانے کی کوشش کرو گے پہلے سے سینکڑوں گنا زیادہ قوت کے ساتھ ہم ابھریں گے۔تم اگر حسد کرتے ہو کہ ہمارا مقام ہمالہ کی چوٹیوں تک پہنچ گیا ہے تو ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ اس مقام سے گرانے کی کوشش کرو گے تو ہم ثریا سے باتیں کرنے لگیں گے۔وہاں سے گرانے کی کوشش کرو گے تو ہفت اقلیم تک خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کی شہرت ضرور پہنچے گی ......بہت بہت مبارک ہو کہ ہر قربانی

جو جب گزر جاتی ہے تو پیچھے مڑ کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عملاً جو خدا کے فضل نازل ہوئے۔'' ⑥

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں نصیحت فرماتے ہیں کہ:

''آج احمدی بھی یاد رکھیں ......ہم نے کسی سے دشمنی کا بدلہ ظلم اور انتقام سے نہیں لینا بلکہ وہ راستہ اختیار کرنا ہے جو ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اُسوہ سے پیش فرمایا۔ مخالفین احمدیت بھی یاد رکھیں کہ تم جو احمدیوں کو عقل سے عاری سمجھتے ہو کہ انہوں نے مسیح موعود کو مان کر یہ بڑا غلط فیصلہ کیا ہے۔ یہ وقت بتائے گا کہ عقل سے عاری کون ہے اور عقل والا کون ہے...... یہ ظلم جو احمدیوں پر ہو رہا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ یہ زیادہ دیر نہیں چلے گا۔ فتح ہماری ہے اور یقیناً ہماری ہے اور آج ہر ایک کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب یہ نظارے قریب ہونے والے ہیں۔ ظلم احمدیوں پر ہوتے ہیں مختلف ملکوں میں جہاں (۔) حکومتیں ہیں یا علماء کا زور ہے زیادہ ہوتے ہیں...... انشاء اللہ تعالیٰ ان شہیدوں کا خون ضرور رنگ لائے گا اور لانے والا ہے۔'' ⑦

پھر فرماتے ہیں:

''یہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی غیرت کو بار بار للکار رہے ہیں اور ظلم میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں عبرت کا نشان بنا دے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہوگا...... احمدی اپنی دعاؤں میں مزید درد پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے تکبر، ان کی شیطنت، ان کی بڑائی، ان کی طاقت کے زعم کو اپنی قدرتوں اور طاقتوں کا جلوہ دکھاتے ہوئے خاک میں ملا دے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کے ایمان اور ایقان میں ترقی دیتا چلا جائے۔ اور یہ ابتلا کبھی ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث نہ بنے۔ تمام دنیا کے احمدی پاکستان کے احمدیوں کیلئے آج کل بہت دعا کریں۔'' ⑧

پھر 2 مارچ 2012ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے ارشاد فرمایا:

''یہ داستانیں ہیں جو احمدیوں پر سختی کی داستانیں ہیں، انہیں حق سے ہٹانے کی داستانیں ہیں...... یہ پرانے قصے نہیں بلکہ...... آج ایک 123 سال گزرنے کے بعد بھی یہی کچھ احمدیوں سے روا رکھا جا رہا ہے لیکن احمدیت کا قافلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سب مخالفت کے باوجود آگے سے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتا چلا جائے گا۔ دنیا میں ہر جگہ احمدی اپنے ایمان کے اظہار میں پختہ تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھتے ہیں کہ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ۔ خوف ہے تو خدا کا، نہ کہ کسی مخلوق کا۔ اللہ تعالیٰ افراد جماعت میں ایمانوں کی مضبوطی اور زیادہ پیدا کرے، اور ہمیشہ نہ صرف قائم رکھے بلکہ بڑھاتا چلا جائے۔'' ⑨

پس پیارے اے عبدالقدوس! تجھ پر لاکھوں سلام! تو نے اپنی جان قربان کر کے صدق وفا کی زندہ مثال رقم کر دی۔ اہل ربوہ تجھے کبھی نہیں بھولیں گے۔ 6/اپریل 2012 کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ماسٹر عبدالقدوس مرحوم کے اخلاص و وفا کا ذکر فرمایا، جس کا خلاصہ پیش ہے:

پس اے قدوس! ہم تجھے سلام کرتے ہیں کہ تو نے اپنے آپ کو انتہائی اذیت میں ڈالنا تو گوارہ کر لیا لیکن جماعت کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا۔ تو نے اپنی جان دے کر جماعت احمدیہ کو ایک بہت بڑے فتنہ سے بچا لیا۔ مرحوم نے ہمیں سبق دیا ہے

کہ حالات گزر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا دامن نہ چھوڑیں۔ ہر قربانی ہمارے ایمان میں ترقی کا باعث بنی چاہئے۔ صبر، ہمت اور دعا سے کام لیتے چلے جائیں صبر اور دعا ہی ہمارے ہتھیار ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم مغموم یا بے دل ہوں۔ اس قربانی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہم سے ہماری اقلیت کو اکثریت میں بدلنے کیلئے ایک اور چھلانگ لگوائی ہے اور قدوس جیسی قربانیاں تو سینکڑوں چھلانگیں لگوانے کا باعث بنی ہیں اور خدا کے فضل سے بنیں گی۔ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ نے ملک کے بنانے میں اس کی تعمیر و ترقی میں بھی کردار ادا کیا ہے اور قربانیاں بھی دی ہیں۔ آج بھی ملک کو احمدیوں کی دعائیں ہی بچا رہی ہیں اور بچا سکتی ہیں۔ ہم اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو جو انہوں نے ملک کیلئے دیں، ان دکھوں اور تکلیفوں کی وجہ سے ضائع نہیں کریں گے۔ پس ان ظلموں کو ختم کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اس کا فضل مانگیں۔ ہم سب مرحوم کی اس قربانی کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔[10]

1-(طٰہٰ:73)2-(طٰہٰ:73)3-(خطبہ جمعہ 05/اکتوبر 2007ء خطبات مسرور جلد پنجم صفحہ 406)

4-(انوار الاسلام روحانی خزائن جلد 9 ص 23-24)-5 آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 226

6-(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 1986ء از خطبات طاہر 1986 صفحہ 224)7-(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/دسمبر 2007 از خطبات مسرور 2007ء جلد پنجم)

8-(خطبہ جمعہ فرمودہ 28/مئی 2010ء از خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 254)9-(خطبہ جمعہ 2/مارچ 2012ء بمقام بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن)

10-خطبہ جمعہ 6/اپریل 2012ء بحوالہ روزنامہ الفضل 10 اپریل 2012 صفحہ 1

کیا حوصلہ تھا ماسٹر عبدالقدوس کا

(مکرم عبدالکریم قدسی صاحب)

زخموں سے چُور چُور تھا لب پہ گلہ نہ تھا
کیا حوصلہ تھا ماسٹر عبدالقدوس کا
مجرم نہ کہہ سکا وہ بے گناہ کو
بڑھتا ہی جا رہا تھا تشدد کا سلسلہ
پرواہ اپنی جان کی نہ بہتے لہو کی تھی
پیشِ نظر تھا اس کے فقط عہد بیعت کا
اُس نے تو صدق و صبر کی اعلیٰ مثال سے
سفّاک قاتلوں کو بھی حیران کر دیا
تھا اس کا جسم قُدسیؔ اطاعت سے عطر بیز
قربانیوں کی دوڑ میں آگے نکل گیا

درس القرآن

خلافت کا وعدہ ان ایمان والوں کے ساتھ ہے جو نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دینے والے ہیں

اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ. وَمَنْ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی لِنَفْسِہٖ. وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ ۝ (الفاطر: 19)

''تو صرف ان لوگوں کو ڈرا سکتا ہے جو اپنے ربّ سے اس کے غیب میں ہونے کے باوجود ترساں رہتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اور جو بھی پاکیزگی اختیار کرے تو اپنے ہی نفس کی خاطر پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور اللہ کی طرف ہی آخری ٹھکانا ہے۔''

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''نماز کا حکم بھی ایک ایسا حکم ہے جو ایک بنیادی حکم ہے اور ایک ایسی بنیادی چیز ہے جس کے بغیر دین کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن کریم میں اس کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے بلکہ قرآن مجید کی ابتداء میں سورۃ بقرہ میں ایمان بالغیب کے بعد جو دوسرا اہم حکم ہے وہ نماز کے قیام کا ہے۔ بلکہ اس سے پہلے سورۃ فاتحہ میں بھی اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہہ کر عبادت کی دعا مانگی گئی ہے کہ اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ توفیق دیتا رہ کہ ہم تیری عبادت کرتے رہیں اور اس عہد پر قائم رہیں جو ایک مومن (۔) کا ہے اور اس مقصد کو پورا کرنے والے بنیں جو ایک انسان کی پیدائش کا مقصد ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے بھی اس اہم حکم پر بہت زور دیا ہے۔ فرمایا ''نماز دین کا ستون ہے''۔ 1 عمارتوں کی مضبوطی ستونوں سے ہی قائم ہوتی ہے۔ پس جن نمازوں کے ستونوں پر ہمارا دین قائم ہے اس کی حفاظت انتہائی اہم ہے ورنہ دین میں دراڑیں پڑنے کا خدشہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمازوں کے بارے میں ارشادات بھی قرآن کریم اور احادیث کی وضاحت کرتے ہوئے اس وضاحت سے ہمارے سامنے آئے ہیں کہ جن کا پڑھنا اور سننا ہر احمدی کیلئے انتہائی اہم اور ضروری ہے۔......

آج جب ہم خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر شکر کے جذبات سے لبریز ہیں اور خوشی منا رہے ہیں، دین کے اس سب سے اہم رکن کی طرف خاص طور پر ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے کیونکہ خلافت کا وعدہ ان ایمان والوں کے ساتھ ہے جو نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دینے والے ہیں۔ پس اگر حقیقی رنگ میں خلافت کے انعام پر اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بننا ہے تا کہ اس انعام سے ہمیشہ فیض پاتے رہیں تو اپنی نمازوں کے قیام کی طرف خاص توجہ دینا ہر احمدی کے لئے انتہائی ضروری ہے۔''2

1- اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ۔ (فردوس الاخبار دیلمی جلد 2 حدیث نمبر 3795 صفحہ 404)

2- خطبہ جمعہ 22 فروری 2008ء از خطبات مسرور جلد ششم صفحہ 74-75

درس الحدیث

خلافت کُل دنیا کے امن کی ضمانت

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ......قَالَ حُذَيْفَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَآءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَآءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَآءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَآءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ ❶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔ پھر اُس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اُس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اُس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

پس خلافت کیلئے اللہ تعالیٰ کے رحم نے جوش مارنا تھا نہ کہ حکومتوں کے خلاف (مومنوں) کے پُرجوش احتجاج سے خلافت قائم ہونی تھی۔ کیا ہر ملک میں خلافت قائم کریں گے؟ اگر کریں گے تو کس ایک فرقے کے ہاتھ پر تمام (مومن) اکٹھے ہوں گے۔ نماز میں امامت تو ہر ایک فرقہ دوسرے کی قبول نہیں کرتا۔ پس اس کا ایک ہی حل ہے کہ پہلے مسیح موعودؑ کو مانیں اور پھر آپ علیہ السلام کے بعد آپ کی جاری خلافت کو مانیں۔ یہ وہ خلافت ہے جو شدت پسندوں کا جواب شدّت پسندی کے رویے دکھا کر قائم نہیں ہوئی۔ (۔) اُمّت کے دو گروہوں کے درمیان گولیاں چلانے اور قتل و غارت کرنے سے حاصل نہیں ہوئی بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش دلانے سے قائم ہونے والی خلافت ہے اور جو خلافت اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کی عنایت سے ملے گی تو وہ نہ صرف (مومن جماعت) کیلئے محبت پیار کی ضمانت ہوگی بلکہ کُل دنیا کیلئے امن کی ضمانت ہوگی۔ حکومتوں کو اُن کے انصاف اور ایمانداری کی طرف توجہ دلائے گی۔ عوام کو ایمانداری اور محنت سے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائے گی۔" ❷

1-(مسند احمد بن حنبل، مسند النعمان بن بشیر، جلد 6 صفحہ 285، حدیث نمبر 18903، ناشر عالم الکتب بیروت 1998ء)

2-(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 رفروری 2011ء بمقام بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

کلام الامام

قدرتِ ثانیہ

سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے

میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔'' ❶

پھر فرمایا:

''مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائیگی۔ اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔'' ❷

---

❶ ـ ❷ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 305-307)

قصیدہ درشان حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

وَقَدِ اقْتَفَاکَ اُولُوا النُّهٰى وَبِصِدْقِهِمْ		وَدَعُوْا تَذَكُّرَ مَعْهَدِ الْاَوْطَانِ

اوردانشمندوں نے تجھے چن لیا اور تیری پیروی کی اوراپنے صدق کی وجہ سے۔انہوں نے اپنے وطنوں کی یادگاروں کی یادبھی ترک کردی

قَدْ اٰثَرُوْکَ وَفَارَقُوْا اَحْبَابَهُمْ		وَتَبَاعَدُوْا مِنْ حَلْقَةِ الْاِخْوَانِ

انہوں نے تجھے اختیار کیا اور اپنے دوستوں سے جدا ہوگئے اور اپنے بھائیوں کے دائرہ سے دوری اختیار کرلی

قَدْ وَدَّعُوْا اَهْوَاءَهُمْ وَنُفُوْسَهُمْ		وَتَبَرَّءُوْا مِنْ كُلِّ نَشْبٍ فَانِ

انہوں نے اپنی خواہشوں اور نفسوں کو الوداع کہہ دیا۔اور ہرقسم کے فانی مال و منال سے بیزار ہوگئے

ظَهَرَتْ عَلَيْهِمْ بَيِّنَاتُ رَسُوْلِهِمْ		فَتَمَزَّقَ الْاَهْوَاءُ كَالْاَوْثَانِ

جب رسول کریمؐ کے واضح اورروشن دلائل ان پر ظاہر ہوئے۔توان کی نفسانی خواہشیں بتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں۔

فِيْ وَقْتِ تَرْوِيْقِ اللَّيَالِيْ نُوِّرُوْا		وَاللّٰهُ نَجَّاهُمْ مِّنَ الطُّوْفَانِ

وہ راتوں کی تاریکی وظلمت کے وقت منور ہوئے۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کو طوفان ظلمت و ضلالت سے بچایا

قَدْ هَاضَهُمْ ظُلْمُ الْاُنَاسِ وَضَيْمُهُمْ		فَتَثَبَّتُوْا بِعِنَايَةِ الْمَنَّانِ

مخالف جماعتوں کے ظلم وستم نے انہیں پیس ڈالنے کی کوشش کی مگر وہ خدائے محسن کی عنایت سے ثابت قدم رہے

نَهَبَ اللِّئَامُ نُشُوْبَهُمْ وَعِقَارَهُمْ		فَتَهَلَّلُوْا بِجَوَاهِرِ الْفُرْقَانِ

ذلیل اورکمینہ اوباشوں نے ان کے مال اوران کی جائیدادلوٹ لی۔پھرفرقان کے موتیوں سے ان کے چہرے چمک اٹھے

كَسَحُوْا بُيُوْتَ نُفُوْسِهِمْ وَتَبَادَرُوْا		لِتَمَتُّعِ الْاِيْقَانِ وَالْاِيْمَانِ

انہوں نے اپنے نفسوں کے گھروں کوخوب صاف کیا۔اور یقین اور ایمان کی دولت لینے کو جلد آگے بڑھے

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 591ترجمہ ازالقصائدالاحمدیہ صفحہ 2-3)

اردو منظوم کلام

مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

اِک نہ اِک دن پیش ہو گا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہو گی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کُشا کے سامنے

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی
سر جھکا بس مالک ارض و سما کے سامنے

چاہئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

(الفضل قادیان 13 جنوری 1928ء صفحہ 1)

قیام صلوٰۃ

ساری خطائیں معاف ہوسکتی ہیں بشرطیکہ نمازیں باقاعدہ ادا کرنے والے ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ذرا غور کریں کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزرتی ہو وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل باقی رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کی اس کی میل میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے خطاؤں کو معاف کردیتا ہے۔ ❶

اب یہ حدیث عموماً بہت سارے لوگوں نے سنی ہوگی، ذہن میں ہوتی ہے۔ اگر کہیں حوالہ دینا ہو تو پیش بھی کردیتے ہیں لیکن اس پر عمل بہت کم ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لئے ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی جگالی کرتے رہنا چاہئے، ان کو دوہراتے رہنا چاہئے۔ اب کون ہے دنیا میں جسے ذرا سا بھی خدا کا خوف ہو اور وہ یہ کہے کہ میں خطا کار نہیں ہوں یا میرے اندر کمزوریاں نہیں ہیں۔ تو مومن کے لئے خوشخبری ہے کہ تمہاری یہ ساری خطائیں، کمزوریاں، غلطیاں معاف ہوسکتی ہیں، دور ہوسکتی ہیں بشرطیکہ نمازیں باقاعدہ ادا کرنے والے ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''نماز اصل میں دعا ہے۔ نماز کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں۔ مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں، بے کسوں کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گزرتا ہے اور اس کی ندا کی پروا نہیں کرتا، نہ اپنی مشکل کا بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے''۔ ❷

......ہر احمدی کو اپنے بیوی بچوں کو نماز کی تلقین کرتے رہنا چاہئے، اس کیلئے اٹھاتے رہنا چاہئے، نمازوں پہ لاتے رہنا چاہئے۔'' ❸

1-(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوٰت الخمس کفارۃ) 2-(ملفوظات جلد چہارم، مطبوعہ نظارت اشاعت ربوہ، صفحہ 54)
3-(خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2004ء بمقام ''دارالبرکات'' برمنگھم برطانیہ از خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 709و712)

خلافت میں اطاعت و وفا کے نمونے

10000 کا مجمع اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا جس طرح تیز ہوا کے چلنے سے گندم کے خوشے زمین پر بچھ جاتے ہیں

(مکرم نصیر احمد انجم صاحب ربوہ)

اطاعت کا لفظ طـــو ع سے نکلا ہے۔ جس کا معنی ہے مرضی اور خوشی اس کا مطلب یہ ہوا کہ اطاعت اور فرمانبرداری دراصل وہی ہوتی ہے جو خوشی، مرضی اور بشاشت قلبی سے کی جائے۔ کراہت سے یا بے رغبتی سے کی گئی فرمانبرداری اطاعت کی روح کے خلاف ہے۔ قرآن کریم میں بار بار اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اطاعت رسول میں اطاعت خلافت بھی شامل ہے خدا کی پہلی قدرت نبوت کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے اور دوسری قدرت خلافت کی صورت میں۔ پس خلیفہ کی اطاعت بھی ازبس ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

(آل عمران: 104)

یعنی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اللہ کی رسی سے مراد رسول اللہ اور کتاب اللہ ہیں اور رسول کی نیابت میں خلیفہ بھی حبل اللہ ہوتے ہیں۔ یعنی خدا کا قائم کردہ خلیفہ۔ اس رسی کو مضبوطی سے کیسے تھاما جائے اس کی تشریح خود رسول مقبول ﷺ نے فرما دی ہے فرمایا:

فَاِنْ رَاَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ فَالْزَمْهُ وَاِنْ نُهِكَ جِسْمُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ۔

(مسند احمد جلد 5 حدیث نمبر 24138 صفحہ 403)

اے مخاطب! اگر تو اس زمانے میں ہو اور اللہ کے خلیفہ کو زمین پر دیکھے تو اس سے چمٹ جانا خواہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔

اطاعت کے اعلیٰ معیار کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کیا اطاعت ایک سہل امر ہے؟ جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 2 ص 411)

فرمایا:

"اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں یہ بھی ایک موت ہوتی ہے جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتاری جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔"

(الحکم 31 اکتوبر 1902ء ص 10)

پھر فرمایا:

"اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔"

(الحکم 10 فروری 1901ء ص 1)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول اطاعت کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرلو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔"

(خطبہ عید الفطر جنوری 1903ء بحوالہ خطبات نور ص 131)

''خلافت کے خلاف بے ادبی کرنے والوں کا بھی میں نے نیک انجام ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ بھی تباہ ہوئے اوران کی اولادیں بھی تباہ ہوئیں۔ کیونکر ایسا ہوتا ہے؟ اس لیے کہ خلافت وہ خدائی رسی ہے جس کے ساتھ دنیا نے بندھنا ہے، جس کے ساتھ خدا کے ساتھ تعلق قائم ہوتا ہے''

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''خلافت کے تو معنے ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔'' (الفضل قادیان 31 جنوری 1936ء ص9)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

(خلفاء) کی اطاعت کا حکم دراصل اس لئے دیا گیا ہے کہ ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ تمہیں رفعت بخشنا چاہتا ہے۔ اگر تم ان کی اطاعت نہیں کروگے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ابلیس بن جاؤ گے اگر تم ابلیس نہیں بننا چاہتے تو پھر تمہیں خلفاء کی اطاعت کرنی پڑے گی۔ تمہیں ان کی کامل طور پر اور بشاشت کے ساتھ اطاعت کرنی پڑے گی۔

(خطبہ جمعہ 17 مارچ 1972ء بحوالہ خطبات ناصر جلد 4 ص 125)

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) نے مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر 28/ اکتوبر 1979ء کو اپنے خطاب میں فرمایا:

''ہمارے عہد میں ایک چیز شامل ہے خلافت سے وابستگی۔ میں آپ کو خوب کھول کر بتانا چاہتا ہوں کہ گناہ کبیرہ جو انسان یعنی فرد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ اپنی جگہ پر خطرناک ہیں۔ میرا تجربہ ہے جماعت کے ان لوگوں پر نظر ڈال کر جنہوں نے بڑے بڑے گناہ کیے وہ بھی نیک انجام پا گئے لیکن خلافت کے خلاف بے ادبی کرنے والوں کا بھی میں نے نیک انجام ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ بھی تباہ ہوئے اور ان کی اولادیں بھی تباہ ہوئیں۔ کیونکر ایسا ہوتا ہے؟ اس لیے کہ خلافت وہ خدائی رسی ہے جس کے ساتھ دنیا نے بندھنا ہے، جس کے ساتھ خدا کے ساتھ تعلق قائم ہوتا ہے۔ یہ حبل اللہ ہے اور خدا، عظیم خدا اگر ایک بندہ کی لغزش دیکھ کر اسے معافی دینا چاہے تو دیتا چلا جائے گا، کوئی نہیں جو روک سکے۔ لیکن اگر کوئی اس کی رسی پر ہاتھ ڈالتا ہے اور اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لیے یہی پیغام ہے:

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

مسیح موعودؑ کے بعد شاخ مثمرم وہ شاخ ہے جس پر ہمیشہ روحانیت کے پھل لگتے رہیں گے۔ وہ خلافت ہے، اس شاخ پر اگر کسی نے بدنظر کی تو وہ یقیناً تباہ اور برباد کر دی جائے گی۔ خائب و خاسر کی جائے گی۔ وہ ہاتھ کاٹے جائیں گے جو بدنیتی سے اس کی طرف اٹھیں گے اس لیے ہمیشہ کامل غلامی کے ساتھ خلافت کی اطاعت کا عہد کریں اور اس پر قائم رہیں۔'' (الفضل انٹرنیشنل 18 جولائی 2008ء ص13)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو

مضبوطی سے تھامے رکھیں ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء ص 1)

خلافت کا یہ عظیم الشان مقام اور خلافت کی اطاعت کا مضمون وہ ذی شعور لوگ بھی جانتے ہیں جن کو خلافت حقہ نصیب نہیں۔ چنانچہ مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

''سب کی زبانیں گونگی ہوں صرف اس کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بیکار ہو جائیں صرف اس کا دماغ کارفرما ہو لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ صرف دل ہو جو قبول کرے صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں۔ اگر ایسا نہیں تو ایک بھیڑ ہے۔ ایک انبوہ ہے۔ جانوروں کا ایک جنگل ہے۔ کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے۔ مگر نہ تو جماعت نہ قوم نہ اجتماع۔''

(مسئلہ خلافت، شائع کردہ سجاد پبلشرز، پیسہ اخبار لاہور ص 314)

یہ حقیقت ہے کہ معاشرے کے مختلف افراد کے خیالات اور اعمال مختلف سمت میں ہونے کی وجہ سے طاقت حاصل نہیں کر پاتے لیکن خدا کے قائم کردہ امام اور خلیفہ کی بیعت اور اطاعت کرنے سے ان خیالات اور اعمال کا رخ متعین اور سمت ایک ہو جاتی ہے اور ان میں بے انتہا طاقت اور برکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی بات کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ نے یوں فرمایا ہے:

یہ انتظام (بیعت کا نظام) جس کے ذریعہ سے راستبازوں کا گروہ کثیر ایک ہی سلک میں منسلک ہو کر وحدت مجموعی کے پیرائے میں خلق اللہ پر جلوہ نما ہوگا اور اپنی سچائی کے مختلف المخرج شعاؤں کو ایک ہی خط ممتد میں ظاہر کرے گا خداوند عز وجل کو بہت پسند آیا ہے۔

(اشتہار 4 مارچ 1889ء مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 194)

حضور کے زمانہ میں قادیان میں بجلی بھی نہ تھی اور لیزر تو ہمارے سامنے کی ایجاد ہے۔ لیکن حضور نے جو تشبیہ دی وہ عین بین اس کے مطابق ہے کہ مختلف المخرج شعائیں فائدہ دیتی ہیں۔ ایک جماعت کے نیک افراد کے اعمال فائدہ دیتے ہیں لیکن قوت اور طاقت پیدا نہیں ہوتی جب تک کہ مختلف المخرج شعاؤں کو ایک ہی خط ممتد میں (یعنی جس طرح لیزر چلتی ہے اور اسکا کوئی بھی مقابلہ نہیں کرسکتا) اسی طرح ایک جماعت کے نیک اعمال بیعت کے بعد ایک سلک میں پرو کر خلیفہ کی اطاعت میں جب ایک سمت میں چلیں گے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور یہ بات اللہ کو بہت پسند ہے۔

خلافت راشدہ میں اطاعت کے نمونے

آغاز دین متین میں اور خلافت راشدہ کے دور میں اطاعت خلافت کی بے نظیر مثالیں قائم ہوئیں۔

حضرت خالد بن ولیدؓ شام کے علاقہ میں مسلم افواج کے کمانڈر انچیف تھے لیکن حضرت عمر فاروقؓ نے خلیفہ بننے کے کچھ عرصہ بعد بعض مصالح کی وجہ سے آپ کو معزول کر کے حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کو کمانڈر انچیف مقرر فرمایا۔ جب یہ اطلاع حضرت خالد بن ولیدؓ کو ملی تو آپ بلا چون و چرا اپنے عہدے سے الگ ہوئے اور اطاعتِ خلافت کا شاندار نمونہ پیش کرتے ہوئے خود لوگوں کو خطاب کے ذریعے بتایا کہ لوگو! اب خلیفۃ الرسول کی طرف سے امین الامت حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ سپہ سالار مقرر ہوئے ہیں ان کی اطاعت کرو۔ آپ خود چل کر ابوعبیدہ کے پاس گئے اور انہیں سپہ سالاری سونپ دی۔

(سیرت صحابہ رسول ﷺ از حافظ مظفر احمد صاحب ص 145)

عسکری تاریخ میں شاذ ہی ایسی مثال ملے کہ دورانِ جنگ کمانڈر انچیف تبدیل ہو کر نئے کمانڈر کے ماتحت اسی جنگ میں شامل رہے لیکن یہ سب خلافت کی اطاعت کے

سبب ممکن ہوا۔ کیونکہ صحابہ جانتے تھے کہ ساری کامیابیاں اطاعتِ خلافت میں ہیں۔

سلسلہ احمدیہ میں اطاعت خلافت کی مثالیں

امر واقعہ یہ ہے کہ اطاعت کا مضمون جماعت احمدیہ کے رگ وریشہ میں رچا ہوا ہے۔ احمدی مائیں وہ ہیں جو گھٹی میں ہی اپنے بچوں کو اطاعت خلافت کا درس دیتی ہیں۔ اس لئے جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں اطاعت خلافت کی ایسی روشن مثالیں موجود ہیں جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ ہر خلیفہ اپنے مرشد اور خلیفہ کا سب سے بڑا مطیع ہوتا ہے۔ اور شاید خدا تعالیٰ کو ان کا یہ وصف بھی پسند آتا ہے کہ وقت آنے پر وہ ان کے ہی ہاتھوں میں جماعت کی باگ ڈور تھما دیتا ہے۔ حضرت مولانا نورالدین (خلیفۃ المسیح الاول) کا ایک یہ واقعہ ہے:

1۔ ایک ہندو کی بیوی بٹالہ میں سخت بیمار تھی حضور کی اجازت سے آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل) بٹالہ جانے لگے تو حضور نے فرمایا کہ امید ہے آپ آج ہی واپس آ جائیں گے۔ عرض کی بہت اچھا۔ بٹالہ گئے، مریضہ کو دیکھا، واپسی کا ارادہ کیا مگر بارش اسقدر ہوئی کہ جل تھل ایک ہو گئے۔ لوگوں نے کہا کہ راستہ خطرناک ہے، بارش بہت ہے آپ کو پیدل بھی چلنا پڑے گا آپ کل چلے جائیں مگر اطاعت کے پیکر حضرت مولانا نے فرمایا کہ نہیں میرے آقا کا ارشاد یہی ہے مجھے آج ہی قادیان پہنچنا ہے یکہ لیا، روانہ ہوئے راستے میں پیدل بھی چلنا پڑا، آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے مگر قادیان پہنچ گئے اور فجر کی نماز پہ حاضر ہو گئے حضورؑ نے دریافت فرمایا کہ ''کیا مولوی صاحب آ گئے ہیں؟'' آپ نے آگے بڑھ کر عرض کی ''حضور میں واپس آ گیا تھا'' یہ نہیں کہا کہ حکم کی تعمیل کی وجہ سے مجھے کتنی تکلیف اٹھانی پڑی اور میرے پاؤں زخمی ہو گئے بلکہ اپنی تکلیف کا اشارۃً بھی ذکر نہ کیا۔ (روزنامہ الفضل 24 مئی 2006ء ص8)

یہ آپ ہی تھے جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''وہ ہر امر میں میری اس طرح پیروی کرتے ہیں جس طرح نبض حرکتِ قلب کی پیروی کرتی ہے۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 586)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اطاعت خلافت کا سرٹیفکیٹ تو خود حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بایں الفاظ عطا فرمایا:

میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے..... میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار ہے کہ تم (میں سے) ایک بھی نہیں۔

(اخبار بدر 4 جولائی 1912ء ص7)

حضرت مولانا شیر علی صاحب حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

''خلافت اولیٰ کے زمانہ میں میں نے دیکھا کہ جو ادب اور احترام اور جو اطاعت اور فرمانبرداری آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی کرتے تھے اس کا نمونہ کسی اور شخص میں نہیں پایا جاتا تھا۔ آپ کے ادب کا یہ حال تھا کہ جب آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں جاتے تو آپ دوزانو ہوکر بیٹھ جاتے۔ اور جتنا وقت آپ کی خدمت میں حاضر رہتے اسی طرح دوزانو ہی بیٹھے رہتے۔ میں نے یہ بات کسی اور صاحب میں نہیں دیکھی اسی طرح آپ ہر امر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی پوری پوری فرمانبرداری کرتے کسی امر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ارشاد ہوتا تو آپ اس کی پوری پوری تعمیل کرتے۔'' (الحکم 28 دسمبر 1939ء ص8)

حضرت حکیم اللہ بخش صاحب حضرت مصلح موعود کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ ہم نے سنا کہ صاحبزادہ صاحب بیٹ میں شکار کو آرہے ہیں ہم بھی وہاں پہنچ گئے۔ کھانے کا وقت ہوا تو

آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے جو کھانا ساتھ لائے ہوئے تھے کھایا......نماز ظہر کا وقت ہوا تو مقامی امام کو نماز پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔ اسی طرح عصر کے وقت بھی ہوا۔ وہاں لوگوں نے درخواست کی کہ ایک رات ہمارے پاس ٹھہریں مگر آپ نے جواب دیا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح سے ایک ہی دن کی اجازت لے کر آیا ہوں پھر کبھی آؤں گا تو رات ٹھہرنے کی اجازت لے کر آؤں گا۔ لہذا پھر جب آئے تو اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس بات سے ہم نے خلیفہ کی اطاعت کا سبق سیکھا۔“ (الفضل 5 نومبر 2007ء ص 4)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی اس وصف سے متصف تھے۔

”1929ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جلسہ گاہ حضرت مصلح موعود کی افتتاحی تقریر کے وقت ہی چھوٹی پڑ گئی۔ اور حضور نے ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ جلسہ گاہ وسیع کیوں نہ بنائی گئی۔ اس پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو خیال آیا کیوں نہ ہم آج رات ہی بھرپور رفتار عمل کر کے پرانی جلسہ گاہ کی سیڑھیاں جن پر گیلیاں رکھی جاتی تھیں گرا کر نئی جگہ وسیع جلسہ گاہ بنادیں تاکہ خلیفۂ وقت کی خواہش پوری کر سکیں۔ آپ نے حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کے ذریعہ یہ بات حضرت میر محمد اسحاق صاحب افسر جلسہ سالانہ تک پہنچائی اور پھر فیصلہ ہوا کہ راتوں رات ہی یہ کام کیا جائے گا۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ایک کلاس فیلو مکرم چوہدری عبدالوہاب جہلمی صاحب بیان کرتے ہیں:

”سابقہ تعمیر شدہ جلسہ گاہ ہٹادی گئی مستری آ گئے۔ اینٹ اور گارا مستریوں کو دینا اور شہتیریاں رکھنا ہم طلباء کی ڈیوٹی تھی۔ حضرت خلیفہ ثالثؒ اس وقت ایک جفاکش مزدور کی مانند تمام رات کام کرتے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے جیسے نکمے بھی حضور کو دیکھ کر چست ہو گئے۔ حضور کے دل میں

تمام رات لگاتار کام کر کے آپ نے یہ ثابت کردیا کہ سَیِّدُ الْقَوم خَادِمُهُمْ

حد سے زیادہ کام مکمل کرنے کا جذبہ اور تڑپ تھی۔ اینٹ اٹھانے میں اول، گارا پہنچانے میں آگے آگے، شہتیریاں اٹھاتے وقت بے دریغ کندھا دینا اور ساتھ ہی ساتھیوں کا حوصلہ بڑھانا سردیوں کی سرد اور لمبی رات، تمام رات لگاتار کام کر کے آپ نے یہ ثابت کردیا کہ سید القوم خادمھم۔

(مصباح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نمبر جون جولائی 2008ء ص 56)

اس واقعہ کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

”مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جس وقت جلسہ گاہ بڑی بنائی جاچکی تھی بس آخری شہتیری رکھی جارہی تھی تو ہمارے کانوں میں صبح کی (۔) کے پہلے اللہ اکبر کی آواز آئی۔ وہ آواز اب بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے...... جب حضرت مصلح موعود تشریف لائے تو آپ جلسہ گاہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔“

(مصباح جون جولائی 2008ء ص 50)

سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ اطاعت کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ:

”ان دنوں کی بات ہے جن دنوں بنگلہ دیش (مشرقی بنگال) میں بہت ہنگامے ہو رہے تھے۔ مَیں کراچی میں تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک کام میرے سپرد کیا اور حکم دیا کہ فوری طور پر چلے جاؤ۔ میں نے پتہ کروایا تو ساری سیٹیں بک تھیں (متعلقہ لوگوں نے) کہا سیٹ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ بیس مسافر انتظار کرنے والوں میں ہیں اگر کوئی سیٹ خالی ہوئی تو ہم ان کو دیں گے آپ کے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

میں نے کہا اور کوئی جائے نہ جائے میں ضرور جاؤں گا کیونکہ مجھے حکم آگیا ہے۔ چنانچہ میں ایئرپورٹ چلا گیا وہاں لائن لگی ہوئی مسافر انتظار کر رہے ہیں۔ کچھ دیر بعد لوگوں کو کہا گیا کہ جہاز چل پڑا ہے اس اعلان کے بعد سب لوگ چلے گئے۔ کوئی چانس والا باقی نہ رہا۔ میں وہاں کھڑا رہا۔ مجھے یقین تھا کہ ہو ہی نہیں سکتا کہ میں نہ جاؤں۔ اچانک ڈیسک سے آواز آئی ایک مسافر کی جگہ رہ گئی ہے کوئی ہے جس کے پاس ٹکٹ ہو؟ میں نے کہا میرے پاس ٹکٹ ہے۔ انہوں نے کہا دوڑو جہاز ایک مسافر کا انتظار کر رہا ہے۔''

(الفضل 25 ستمبر 1998ء ص 2)

ہر معاملے میں حضور کے ہر حکم کی پوری تعمیل کرتے اُنیس بیس کا فرق بھی نہ ہونے دیتے

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بھی اطاعت خلافت کا پیکر تھے۔ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں:

آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے کامل عشق تھا۔ بحیثیت عہدیدار بھی جب کبھی حضورؒ کی طرف سے کوئی ارشاد آیا اس کو من وعن تسلیم کیا اور اس پر عمل بھی کیا...... کیونکہ آپ کو اطاعت کے معنی بخوبی معلوم تھے۔ آپ تو عشق وفا کے کھیت کے باغبان تھے اور جانتے تھے جو خلیفۂ وقت نے فرما دیا وہی راستہ سیدھا ہے اور اسی میں برکت ہے۔

(تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر ستمبر اکتوبر 2008ء ص 25)

سیدہ محترمہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بیان کرتی ہیں:

آپ ہر معاملے میں حضور کے ہر حکم کی پوری تعمیل کرتے اُنیس بیس کا فرق بھی نہ ہونے دیتے جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بیمار ہوئے تو آپ نے منع فرمایا تھا کہ کسی کے آنے کی ضرورت نہیں لیکن طبیعت کمزور تھی اور فکر مندی والی حالت تھی، جماعت بھی پریشان اور فکرمند تھی انتہائی گرتی ہوئی صورت دیکھ کر میاں سیفی (مرزا سفیر احمد صاحب) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو فون کر دیا اور صورتِ حال بتا کر کہا کہ اگر آپ آجائیں تو اچھا ہے، چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لندن تشریف لے آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کے لئے گئے تو حضور نے دریافت فرمایا کہ کیسے آئے ہو۔ آپ نے جواب دیا کہ آپ کی طبیعت کی وجہ سے جماعت فکر مند ہے اس لئے پوچھنے کے لئے آیا ہوں۔ تو حضورؒ نے فرمایا کہ حالات ایسے ہیں کہ فوراً واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بہت بہتر میں فوراً واپسی کی سیٹ بک کروالیتا ہوں (اور جو پہلی فلائٹ آپ کو ملی اس پر واپس لوٹ گئے)۔ بعد میں حضرت خلیفۃ المسیحؒ نے میاں سیفی سے پوچھا کہ اس (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ) میں تو اتنی اطاعت ہے کہ یہ میرے کہے بغیر آ ہی نہیں سکتے یہ آیا کیسے؟ تب میاں سیفی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بتایا کہ ان کو تو میں نے فون پر آنے کو کہا تھا اس لئے آئے ہیں۔ اس پر حضورؒ کو اطمینان ہوا کہ ان کی توقعات کے مطابق ان کے مجاہد بیٹے کی اطاعت اعلیٰ ترین معیار پر ہی تھی۔

(تشحیذ الاذہان ستمبر اکتوبر 2008ء ص 21-20)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی، حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں کہ:

حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت اماں جان نے مجھے کہا کہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ کا کوئی کام کروں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک طالب علم کی پھٹی پرانی رضائی مرمت کے

لئے بھیج دی۔ حضرت اماں جان نے نہایت خوشدلی سے اس رضائی کی مرمت اپنے ہاتھ سے کی اور اسے درست کر کے واپس بھیج دیا...... اس واقعہ میں حضرت اماں جان کی سیرت پر نظر کرو کہ ایک نہایت گندی اور دریدہ رضائی کی مرمت آپ خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے جانشین کے حکم کی تعمیل میں کر رہی ہیں رضائے مولیٰ کے لئے یہ طلب اور تڑپ جس دل میں ہو اس کی عظمت کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ یہی تو وہ دل ہیں جو خدا تعالیٰ کا عرش ہوتے ہیں۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ ص 533-532)

حقیقت یہ ہے کہ اس خاندان کا ہر فرد اطاعت خلافت میں دوسروں پر سبقت رکھتا تھا۔ اس کا تذکرہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یوں فرمایا:

”مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود، بشیر، شریف، نواب ناصر، نواب محمد علی خان کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔ میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ میں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں۔ ان کو خدا کی رضا کیلئے محبت ہے۔“ (اخبار بدر 4 جولائی 1912ء ص 7)

65 سال کی عمر میں قرآن حفظ کرلیا

جماعت احمدیہ میں اطاعت خلافت کا جذبہ شعار قومی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور معمر احباب بھی اس سے کسی سے پیچھے نہیں۔ حضرت ابوعبداللہ رئیس کھیوابا جوہ سیالکوٹ ایک مرتبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نور اللہ مرقدہ کی صحبت میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت ارشاد فرمائیں۔ حضور نے فرمایا:

مولوی صاحب (میں) نہیں سمجھتا کہ کوئی چیز کرنے کی ہو اور آپ کر نہ چکے ہوں۔ اب تو حفظ قرآن ہی باقی ہے۔ چنانچہ تقریباً 65 سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا۔ باوجود اتنی عمر ہونے کے حافظ قرآن ہو گئے۔

(الفضل قادیان 19 اپریل 1947ء)

1923ء میں ملکانہ کے علاقے میں ہندو بنانے کی تحریک شدھی نے زور پکڑا۔ یہ حالت دیکھ کر حضرت مصلح موعود کا دل بے قرار ہوا اور آپ نے اسی سال 9 مارچ کو خطبہ جمعہ میں احمدیوں کو اپنے خرچ پر ان علاقوں میں جانے اور تربیت کے ذریعے ان مرتدین کو واپس (۔) لانے کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ آپ نے فرمایا:

”ہر ایک کو اپنا کام آپ کرنا ہوگا۔ اگر کھانا آپ پکانا پڑیگا تو پکائیں گے۔ اگر جنگل میں سونا پڑے گا تو سوئیں گے جو اس محنت اور مشقت کو برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں وہ آئیں۔ ان کو اپنی عزت، اپنے خیالات قربان کرنے پڑیں گے۔ ایسے لوگوں کی محنت باطل نہیں جائے گی۔ ننگے پیروں چلیں گے۔ جنگلوں میں سوئیں گے۔ خدا انکی اس محنت کو جو اخلاص سے کی جائی گی ضائع نہیں کریگا۔ اس طرح جنگلوں میں ننگے پیروں پھرنے سے ان کے پاؤں میں جو سختی پیدا ہو جائے گی وہ حشر کے دن جب پل صراط سے گزرنا ہوگا ان کے کام آئے گی۔ مرنے کے بعد ان کو جو مقام ملے گا وہ راحت اور آرام کا مقام ہوگا۔“ (الفضل 15 مارچ 1923 ص 6)

اس تحریک پر جماعت نے والہانہ لبیک کہا۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ سرکاری ملازمین، اساتذہ، تاجر غرضیکہ ہر طبقے سے فدائی ان علاقوں میں تربیت کرتے رہے اور انکی مساعی کے نتیجہ میں ہزاروں روحیں ایک بار پھر خدائے واحد کا کلمہ پڑھنے لگیں۔

ایک معمر بزرگ قاری نعیم الدین صاحب بنگالی نے اگلے ہی روز جب حضور مجلس میں تشریف رکھتے تھے اجازت لے کر عرض کیا کہ گو میرے بیٹے مولوی ظل الرحمٰن اور مطیع

الرحمٰن متعلم بی اے کلاس نے مجھ سے کہا نہیں مگر میں نے اندازہ کیا ہے کہ حضور نے جو کل راجپوتانہ میں جا کر (تربیت) کرنے کیلئے وقف زندگی کی تحریک کی ہے اور جن حالات میں وہاں رہنے کی شرائط پیش کی ہیں۔شاید ان کے دل میں ہو کہ اگر وہ حضور کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کریں گے تو مجھے جو ان کا بوڑھا باپ ہوں، کو تکلیف ہو گی۔لیکن میں حضور کے سامنے خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ مجھے انکے جانے اور تکالیف اٹھانے میں ذرہ بھی غم یا رنج نہیں میں صاف صاف کہتا ہوں کہ اگر یہ دونوں خدا کی راہ میں کام کرتے ہوئے مارے بھی جائیں تو اس پر میں ایک بھی آنسو نہیں گراؤں گا بلکہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا۔پھر یہی دونوں نہیں میرا تیسرا بیٹا محبوب الرحمٰن بھی اگر خدمت (دین) کرتا ہوا مارا جائے اور اگر میرے دس بیٹے اور ہوں اور وہ بھی مارے جائیں تو بھی میں کوئی غم نہیں کروں گا......اس پر حضور نے اور احباب نے جزاک اللہ کہا۔

(الفضل 15 مارچ 1923ء ص 11)

حضرت مصلح موعود نے 1944 میں اشاعت دین کے لیے احباب جماعت کو اپنی جائیدادیں وقف کرنے کی تحریک فرمائی تو جماعت نے حسب روایت والہانہ اطاعت کا مظاہرہ کیا۔اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے 12 مارچ 1944 کو فرمایا:

"ہماری جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے، ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے مگر جمعہ کے دن دو بجے میں نے یہ اعلان کیا اور ابھی رات کے دس نہیں بجے تھے کہ چالیس لاکھ روپے سے زیادہ کی جائیدادیں انہوں نے میری آواز پر خدمت (دین) کے لیے وقف کر دیں جن میں پانچ سو سے زائد مربع زمین ہے اور ایک سو سے زیادہ مکان ہیں اور لاکھوں روپیہ کے وعدے ہیں"

(الفضل 18 فروری 1958ء ص 17)

حضرت سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے دینی و دنیاوی ترقیات کی منازل طے کیں، فقید المثال کامیابیاں حاصل کیں اور بام عروج تک پہنچے۔کسی نے ایک مرتبہ آپ سے سوال کیا کہ ان ترقیات اور کامیابیوں کا راز کیا ہے آپ نے بے ساختہ جواب دیا:

Because through all my life I was obedient to Khilafat.

یعنی میری کامیابیوں کی وجہ یہ ہے کہ میں تمام زندگی خلافت کا مکمل مطیع اور فرمانبردار رہا ہوں۔

(الفضل 14 جون 2010ء ص 4)

بیت الفضل لندن میں خلافت خامسہ کے انتخاب کے فوراً بعد وہاں موجود ہزاروں احمدیوں نے اطاعت خلافت کا ایک غیر معمولی نمونہ دکھایا جسے ساری دنیا نے دیکھا۔اس کے بارہ میں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت فضل لندن لکھتے ہیں:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب لوگوں کو (بیت) میں کھڑے دیکھا تو فرمایا بیٹھ جائیں۔بیت میں احباب کا ہجوم تھا حضور انور ایدہ اللہ کی آواز جذبات سے مغلوب تھی اور مائیک بھی حضور انور ایدہ اللہ سے کچھ فاصلہ پر تھا اس لئے قریبی احباب نے تو یہ آواز سن لی اور فوری تعمیل کی۔میں قریب ہی مائیک کے عین سامنے کھڑا تھا مجھے اچانک خیال آیا کہ حضور انور ایدہ اللہ کے فرمائے ہوئے الفاظ اور یہ پہلا ارشاد تو فوراً سب احباب تک پہنچنا لازم ہے۔چنانچہ ایک جذبہ کے زیر اثر میں نے مائیک پر اعلان کر دیا کہ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے کہ سب احباب بیٹھ جائیں۔بیت الفضل کے سامنے کا حصہ احاطہ بیت اور قریبی علاقہ اس وقت دس گیارہ ہزار احمدیوں سے بھرا پڑا تھا جو اس وقت بڑے جذبہ فدائیت کے ساتھ

جماعت احمدیہ عالمگیر کے نئے منتخب ہونے والے خلیفہ کے رخِ انور کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے آگے سے آگے آنے کی کوشش میں تھے لیکن جونہی حضور انور ایدہ اللہ کا یہ ارشاد ان کے کانوں تک پہنچا ان سب کے قدم فوراً اسی جگہ رک گئے اور دس ہزار سے زائد کا مجمع اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا جس طرح تیز ہوا کے چلنے سے گندم کے خوشے زمین پر بچھ جاتے ہیں یہ نظارہ بہت ہی ایمان افروز تھا۔ اطاعت اور فدائیت کا یہ عظیم نمونہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

دس ہزار سے زائد کا مجمع اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا جس طرح تیز ہوا کے چلنے سے گندم کے خوشے زمین پر بچھ جاتے ہیں یہ نظارہ بہت ہی ایمان افروز تھا اطاعت اور فدائیت کا یہ عظیم نمونہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

(تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر ص 95,96)

اپنے امام کے اشارے پر اٹھنا اور اشارے پر بیٹھنا ہمیشہ سے ہمارا طرہ امتیاز رہا ہے۔ اپنی اس اطاعت گزار جماعت پر بجا طور پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے 12 مارچ 1944ء کے جلسہ میں فرمایا:

"خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کیلئے تیار ہیں میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کیلئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کیلئے تیار ہیں میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کیلئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ میں انہیں جلتے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تنوروں میں کود کر دکھا دیں۔"

(الفضل ربوہ 18 فروری 1958ء ص 17)

ابھی دو سال قبل 28 مئی 2010ء کو لاہور میں بھی 86 احباب جماعت نے اپنے رب سے وفا کا عہد نبھاتے ہوئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ تب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صبر اور دعاؤں کی تلقین کی تو دنیا کے 196 ممالک میں پھیلے ہوئے احمدیوں نے اطاعت کا نمونہ دکھایا کوئی جلوس نہیں نکلا ایک شیشہ تک نہیں ٹوٹا، ٹائر نہیں جلائے، ٹریفک بلاک نہیں کی اور نہ کسی سے انتقام لیا گیا۔ ہاں جماعت احمدیہ اپنے رب رحیم کے آگے جھک کر اپنے چاک گریبان اپنے مولا کے حضور پیش کئے اور عرض کی:

قوم کے ظلم سے تنگ آکے مرے پیارے آج
شورِ محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

خدا کرے کہ یہ نالے عرشِ الٰہی پہ رسا ہوں یہ اشک اور آہ کی سپاہیں دشمنوں کی صفوں کو پارہ پارہ کر دیں اور ہم احمدیوں پر ابر رحمت بن کر برسیں۔ ہم ہمیشہ کی طرح اپنے امام کے مطیع اور فرمانبردار رہیں، آپ جان مانگیں تو جان وار دیں مال کا تقاضا ہو تو مال حاضر کر دیں، وقت اور عزت کی قربانی کا مطالبہ ہو تو وہ پیش کر دیں اسی طرح دنیا کو دین کی سچی تصویر پیش کرتے رہیں تا کہ وہ بھی یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اگر آج امن اور آشتی کا جھنڈا ہے تو وہ صرف خدا کی طرف سے قائم خلافت احمدیہ کا جھنڈا ہے۔ آیئے اپنے امام کی اطاعت کا عہد پھر سے تازہ کریں اپنے پیارے امام کو اپنے دلوں میں بسا لیں دماغ ہمارے ہوں، حکمرانی آپ کی ہو، زبانیں ہماری ہوں، ترجمانی آپ کی ہو، اور دل ہمارے ہوں راجدھانی آپ کی ہو!

اے شہسوارِ حسن ! یہ دل ہے یہ میرا دل
یہ تیری سرزمیں ہے، قدم ناز سے اٹھا

ع کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ان لوگوں نے اپنے مفادات کی خاطر ہی 74ء کارروائی کو خفیہ کروانے کا فیصلہ کیا تھا

کیا کتاب "پارلیمنٹ میں قادیانی شکست " 74ء کی مکمل کارروائی پر مشتمل ہے؟

(مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب)

رسالہ ختم نبوت کے 16 تا 22 فروری 2012 کے شمارہ میں مولوی اللہ وسایا صاحب کا تحریر کردہ اداریہ بعنوان ''قادیانی مسئلہ پر مشتمل قومی اسمبلی کا خفیہ ریکارڈ اوپن ہو گیا!'' شائع ہوا۔ جہاں تک قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی کی مذکورہ کارروائی اور اس کے مندرجات کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں اللہ وسایا صاحب ہوں یا کوئی اور ہو اس کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے رکھے اور اس کا اظہار کرے لیکن یہ اداریہ دو وجوہات کی بناء پر توجہ طلب ہے

جس کی قسم کی زبان اس اداریہ میں استعمال کی گئی ہے، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاص گھبراہٹ کی کیفیت میں یہ اداریہ تحریر کیا گیا ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آتی کہ جب کہ یہ کارروائی شائع ہو کر منظرِ عام پر آ رہی ہے تو اللہ وسایا صاحب کو گھبراہٹ کس بات کی ہے؟

2۔ اس اداریہ میں چند سطروں کے اندر ہی اللہ وسایا صاحب اپنے لکھی ہوئی بات کی تردید خود ہی کر گئے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنے ایسے سابقہ دعاوی کی تردید بھی کی ہے جن کو وہ پہلے بڑی تحدی سے پیش کرتے رہے تھے۔ اس اداریہ نے اس سوال کو خود بخود اُٹھا دیا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ اس عجلت میں اپنے سابقہ دعاوی کے برعکس وضاحتیں پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی؟

ہم چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔ **مولوی اللہ وسایا صاحب نے ایک کتاب قومی تاریخی دستاویز کے نام سے تحریر کی تھی جس کے متعلق ان کا دعویٰ تھا کہ اس میں 1974 میں قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی میں ہونے والی مکمل کارروائی درج ہے اور بعد میں یہی کارروائی پارلیمنٹ میں قادیانی شکست کے نام سے شائع کی گئی**۔ اس اداریہ کے پہلے صفحہ پر وہ تحریر کرتے ہیں کہ روزانہ سپیشل کمیٹی کی کارروائی ختم ہونے کے بعد نورانی صاحب، مفتی محمود صاحب، چوہدری ظہور الٰہی صاحب وغیرہ مولوی یوسف بنوری صاحب کو کارروائی سنانے کیلئے آتے اور ان باتوں کو اللہ وسایا صاحب قلمبند کر لیتے اور کچھ مواد دوسرے ممبران سے بھی مل جاتا۔ پھر وہ لکھتے ہیں:

''اس طرح تاریخی قومی دستاویز تیار ہوگئی''

اب ظاہر ہے کہ اللہ وسایا صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ کتاب 1974 میں اس طریق سے حاصل شدہ مواد سے تیار ہوگئی تھی۔ لیکن اس کے بعد اگلے صفحہ پر وہ ایک بالکل مختلف بات تحریر فرماتے ہیں کہ جب جنرل ضیاء الحق صاحب کے دور میں جنوبی افریقہ کی ایک عدالت میں ایک مقدمہ پیش ہوا تو اس عدالت نے رابطہ عالمِ اسلامی سے مدد مانگی اور پھر ''رابطہ'' نے جنرل ضیاء الحق صاحب سے مدد کی درخواست کی اور اس درخواست کے جواب میں جنرل صاحب نے 74ء میں ہونے والی قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی کی کارروائی، کچھ علماء سمیت جنوبی افریقہ بھجوائی اور اس طرح یہ کارروائی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مل گئی اور اس مواد سے اللہ

وسایا صاحب کی کتاب **قومی تاریخی دستاویز** تیار ہوئی۔

جنوبی افریقہ کی عدالت کا واقعہ 1980 کی دہائی کا ہے۔ یہ **بالکل** واضح ہے کہ پہلے وہ یہ لکھتے ہیں کہ اس کتاب کا مواد انہیں 1974 میں **ملا تھا** جس سے میں نے اپنی کتاب تیار کی اور پھر اگلے صفحہ پر لکھتے ہیں کہ یہ مواد مجھے 1974 کے آٹھ دس سال بعد میسر ہوا تھا۔ اس طرح اگلے صفحہ پر وہ اپنی

وہ خود لکھتے ہیں کہ اس کارروائی پر مشتمل بڑے سائز کے 16 رجسٹر تیار ہوئے تھے اور ان کی شائع کردہ کل کارروائی تو بیچاری ایک رجسٹر کے حجم کی بھی نہیں ہے

بیان شدہ **بات** کی تردید خود ہی کر رہے ہیں۔

یہ تضاد صرف اس **بات** تک محدود نہیں رہتا کہ انہوں نے اپنی **کتاب** کا مواد کس طرح اور کب حاصل کیا؟ ان کی **کتاب** اصل میں کیا ہے؟ اس سوال کے بارے میں بھی وہ اس مضمون میں اپنے سابقہ **بیانات** سے انحراف کرتے نظر آ رہے ہیں۔ جب انہوں نے اپنی **کتاب** تاریخی قومی دستاویز تحریر فرمائی تو اس کی جلد پر ہی یہ دعویٰ واضح طور پر لکھا ہوا تھا۔

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی

اور اسی طرح جب یہی **کتاب** ''پارلیمنٹ میں قادیانی شکست'' کے نام سے شائع ہوئی تو اس کے ٹائٹل پر بھی یہ دعویٰ ان الفاظ میں درج تھا۔

''قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی مکمل روداد''

اب یہ **بات** تو **بالکل** ظاہر ہے کہ پہلے اللہ وسایا صاحب یہ دعویٰ مسلسل پیش کر رہے تھے کہ وہ مکمل کارروائی پیش کر رہے ہیں اور حرف بحرف جو کچھ اس کارروائی کے دوران ہوا تھا وہ شائع کیا جا رہا ہے۔ لیکن اب اچانک انہوں نے خود ہی اس دعویٰ کی تردید کرنی شروع کر دی ہے۔ اپنے اس اداریہ میں وہ اس اشاعت کے بارے میں لکھتے ہیں:

قادیانی جب اسمبلی کی کارروائی کا تذکرہ کرتے ہیں تو اس کا خلاصہ یا مفہوم (تاریخی قومی دستاویز) جو بھی آپ فرمائیں ان کے سامنے کیا جاتا ہے تو وہ دم بخود ہو جاتے ہیں۔

یعنی اب تک تو یہ دعویٰ تھا کہ ہم نے مکمل کارروائی شائع کی تھی اور اب جب یہ سنا کہ وہ کارروائی منظر عام پر آنے والی ہے تو گھبرا کر یہ اعلان کرنے لگے کہ نہیں نہیں وہ تو خلاصہ تھا، یا پھر کارروائی کا مفہوم تھا، یا آپ اسے جو بھی کہہ لیں وہ کچھ نہ کچھ ضرور تھا۔ لگتا ہے کہ یہ اداریہ خاص گھبراہٹ کے عالم میں لکھا گیا ہے ورنہ اس قسم کی غلطی نہ کی جاتی۔ مکمل کارروائی کا مطلب تو یہی ہو سکتا ہے کہ یہ اس کارروائی کا مکمل متن ہے۔ اور جو کچھ ہوا تھا حرف بحرف شائع کیا جا رہا ہے۔ اگر آپ کی یہ اشاعت خلاصہ یا محض مفہوم ہی تھی تو پھر آپ کے سابقہ دعاوی **بالکل غلط** تھے اور آپ پڑھنے **والوں** کو دھوکہ دے رہے تھے۔ ان کے دو متضاد دعووں کو ایک **طرف** رکھ کر بھی اگر ہم جائزہ لیں تو ان کی شائع کردہ کارروائی کو سرسری **نظر** سے دیکھ کر یہ اندازہ تو فوراً ہی ہو جاتا ہے کہ یہ مکمل کارروائی نہیں ہو سکتی۔ یہ کارروائی صبح شروع ہو کر بعض مرتبہ **رات** کو عشاء کے بعد تک چلتی تھی۔ وہ خود لکھتے ہیں کہ اس کارروائی پر مشتمل بڑے سائز کے 16 رجسٹر تیار ہوئے تھے اور ان کی شائع کردہ کل کارروائی تو بیچاری ایک رجسٹر کے حجم کی بھی نہیں ہے۔ اور **ملاحظہ** کیجئے کہ 10 اگست کی کارروائی موٹے حروف میں لکھ کر صرف گیارہ چھوٹے سائز کے **صفحات** میں شائع کی گئی اور 9 اگست کی کارروائی چودہ **صفحات** میں آ گئی۔ اور یہی حال باقی دنوں کی کارروائی کا ہے۔ یہ حجم تو اتنی طویل کارروائی کی اشاعت کیلئے ہرگز کافی نہیں ہو سکتا۔ اس صورت حال میں ایک ہی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جناب اللہ وسایا صاحب اس بات

جو گروہ اس وقت جماعتِ احمدیہ کی مخالفت میں پیش پیش تھا وہ کریڈٹ لینے کیلئے نہ صرف ایک دوسرے کے بیانات کی تردید کر رہا ہے بلکہ ایک دوسرے پر کیچڑ اُچھالنے سے بھی گریز نہیں کیا جارہا

پر مجبور تھے کارروائی کا اکثر حصہ شائع نہ ہو اور چھپایا جائے۔

کیا کوئی ذی ہوش اس بات پر یقین کرسکتا ہے کہ جس گروہ کو دلائل کی رو سے فتح ہو رہی تھی وہ اپنی فتح کا احوال چھپا رہا تھا۔ ایک ہی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اس کارروائی کے مندرجات ایسے تھے کہ اللہ وسایا صاحب اور ان کا گروہ ان کو شائع کرنے کے متحمل نہیں ہوسکتے تھے اور ان کے منظر عام پر آنے سے انہیں پریشانی ہوسکتی تھی اس لئے اکثر حصہ شائع ہی نہیں کیا گیا اور جو شائع کیا گیا وہ بھی تحریف شدہ۔

چونکہ اب تک اصل کارروائی منظر عام پر نہیں آئی تو اس لئے اس کا سہرا اپنے سر باندھنے کے لئے بھی عجیب چھینا جھپٹی نظر آرہی ہے۔ جو گروہ اس وقت جماعتِ احمدیہ کی مخالفت میں پیش پیش تھا وہ کریڈٹ لینے کیلئے نہ صرف ایک دوسرے کے بیانات کی تردید کر رہا ہے بلکہ ایک دوسرے پر کیچڑ اُچھالنے سے بھی گریز نہیں کیا جا رہا۔ ہم چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔ اس اداریہ میں اللہ وسایا صاحب لکھتے ہیں:

ان دنوں جس ٹیم نے قادیانی مسئلہ کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کیلئے محنت کی۔ فقیر راقم کو بھی ان کی جوتیوں میں بیٹھنے کی سعادت حاصل تھی۔ تب مفکر اسلام مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، چوہدری ظہور الٰہی اور دیگر اراکین اسمبلی دن بھر کی کارروائی سنانے کے لئے شیخ الاسلام حضرت مولانا یوسف بنوری کے پاس راولپنڈی پارک ہوٹل تشریف لاتے......۔ اور پھر اپنی مذکورہ کتاب کے انتساب کو وہ یوں تحریر کرتے ہیں:

قائد جمعیت علماء اسلام، مفکر اسلام، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود مرحوم کے نام جن کی قائدانہ صلاحیتوں سے اسمبلی کے ایوان میں قدرتِ حق نے اسلام کو فتح اور قادیانیت کو شکست سے دوچار کیا۔ جنہوں نے قومی اسمبلی میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظِ ختم نبوت پاکستان کے مرتب کردہ موقف ملتِ اسلامیہ کو پڑھا (جو قادیانی محضر نامہ کا مدلل ومکمل جواب تھا)

جن کی قیادت میں شیخ الحدیث مولانا عبد الحق، شیرِ اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی، قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبد المصطفیٰ الازہری، مولانا ظفر احمد انصاری، پروفیسر غفور احمد، چوہدری ظہور الٰہی، مولانا عبد الحکیم اور ان کے دیگر گرامی قدر رفقاء نے حقانیتِ اسلام کی جنگ لڑی اور قادیانیت جیسے کفر بواہ کو چاروں شانے چت کیا۔ قائد تیری عظمت کو سلام۔

مندرجہ بالا حوالے سے ظاہر ہے کہ اللہ وسایا صاحب فرما رہے ہیں کہ اس وقت یہ جدوجہد مفتی محمود صاحب کی قیادت میں ہوئی تھی اور ان کی قیادت میں شاہ احمد نورانی صاحب اور ان دیگر علماء نے یک جان ہو کر جدوجہد کی تھی۔ مگر اب ہم ایک اور کتاب کے حوالے پیش کرتے ہیں جس میں بالکل مختلف منظر پیش کیا گیا ہے۔ محمد احمد ترازی صاحب اپنی کتاب تحریک تحفظِ ختم نبوت سیدنا صدیق اکبر تا علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کے صفحہ 508 تا 511 پر لکھتے ہیں:

مولانا آپ خون کی ندیاں بہانا چاہتے ہیں مفتی محمود کا بزدلانہ موقف۔

علامہ شاہ احمد نورانی نے جس وقت قرارداد پر سائن کرنے کیلئے مولانا مفتی محمود کو کہا تو وہ کہنے لگے۔ ارے مولانا آپ 1953 کی تحریک ختم نبوت کے مصائب ومشکلات کو

بھول چکے ہیں کیوں آپ خون کی ندیاں بہانا چاہتے ہیں؟۔مفتی صاحب نے حضرت علامہ شاہ احمد نورانی کے جذبات ومغروات کو سننے کے بعد قرارداد پر دستخط کر دیئے مگر آئندہ نتائج کے حوالے سے انہوں نے عدم اطمینان کا اظہار کیا......۔

اور پھر اسی کتاب کے صفحہ 511 پر لکھتے ہیں کہ خود نورانی صاحب بہت افسوس کرتے تھے کہ ان کی قرارداد پر مولوی غلام غوث ہزاروی اور مولوی عبدالحکیم صاحب نے دستخط تک نہیں کئے تھے جب کہ نورانی صاحب بار بار ان سے اس بارے میں درخواست کرتے رہے تھے۔ جبکہ اللہ وسایا صاحب نے اپنی کتاب کے انتساب میں واضح لکھا ہے کہ غلام غوث ہزاروی صاحب اور عبدالحکیم صاحب بھی اس جدوجہد میں بھرپور طور پر شامل تھے۔ یہ تضاد اتنا واضح ہے کہ اس پر کسی مزید تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ظاہر ہے کہ ان تحریرات میں بلند وبانگ دعوے کرتے ہوئے سچائی کا دامن چھوڑ دیا گیا تھا۔آخر میں اس اداریہ کا ایک اور دلچسپ دعویٰ کا ذکر کر دینا مناسب ہوگا لکھا ہے:

''خود قادیانی خواہشات کی تکمیل اور قادیانیوں کی ناز برداری کیلئے اس کارروائی کو منظر عام پر نہ لایا گیا۔''

بہت خوب! گویا ان دنوں میں جبکہ پاکستان بھر میں احمدیوں کے گھروں کو آگیں لگائی جا رہی تھیں، ان کے اموال کو لوٹا جا رہا تھا، ان کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی تھی۔ اس وقت کے بارے میں اللہ وسایا صاحب فرما رہے ہیں کہ احمدیوں کی نازبرداریاں بھی کی جا رہی تھیں۔ اگر ایک لمحہ کے لئے اس پہلو کو نظر انداز بھی کر دیا جائے اور صرف تاریخی حقائق کو سامنے رکھا جائے تو یہ دعویٰ ایک مضحکہ خیز دعویٰ ہے۔**حقیقت یہ ہے کہ اس بارے میں صاحبانِ اقتدار کا شروع ہی سے یہ فیصلہ تھا کہ یہ کارروائی خفیہ رکھی جائے گی۔ اور اس فیصلہ کا اعلان اس وقت ہی کر دیا گیا تھا جبکہ ابھی یہ فیصلہ ہی نہیں ہوا تھا کہ جماعتِ احمدیہ کا وفد سپیشل کمیٹی کے سامنے اپنا موقف پیش کرے گا۔چنانچہ یکم جولائی 1974 کو قومی اسمبلی نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس سپیشل کمیٹی کی کارروائی خفیہ رکھی جاری تھی۔ اور کئی علماء اس وقت قومی اسمبلی کے ممبر تھے۔ ان میں سے کسی نے یہ بیان نہیں دیا تھا کہ ہمیں اس بات سے اختلاف ہے کیونکہ یہ فیصلہ اسمبلی نے متفقہ طور پر کیا تھا۔** (ملاحظہ کیجئے پاکستان ٹائمز، 2 جون 1974 ص 1)

اور یہ فیصلہ کہ جماعتِ احمدیہ کے موقف کو قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی میں سنا جائے گا بعد میں 6 جولائی 1974 کو سپیشل کمیٹی نے کیا تھا۔

(ملاحظہ کیجئے روزنامہ ڈان 7 جولائی 1974 ص 1)

اور سب سے بڑھ کر یہ حقیقت پیش نظر رہنی چاہیئے کہ اس کارروائی کا طریقہ اور قواعد کیا ہوں گے۔ یہ فیصلہ ایک راہبر (Steering) کمیٹی کر رہی تھی۔ اور اسے اختیار تھا کہ قواعد بنائے اور کسی سابقہ اعلان کو بھی منسوخ کر کے نیا قاعدہ بنائے۔ اور سپیشل کمیٹی میں اور راہبر کمیٹی میں کوئی احمدی نہیں تھا بلکہ جماعتِ احمدیہ کے اشد ترین مخالف علماء شامل تھے جو ان قواعد کو بنانے میں بھی شامل تھے۔ یہی لوگ جن کے متعلق اللہ وسایا صاحب لکھ رہے ہیں کہ وہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف مہم میں سب سے پیش پیش تھے، ان قواعد کا تعین کر رہے تھے۔ کیا یہی لوگ احمدیوں کی نازبرداریاں کر رہے تھے۔عقل کسی صورت میں اس مفروضے کو قبول نہیں کر سکتی۔ ان لوگوں نے اپنے مفادات کی خاطر ہی اس کارروائی کو خفیہ کروانے کا فیصلہ کیا تھا۔

(باقی صفحہ پر 40)

خلافت: حصارِ عافیت ہے خیر و خوبی کا خزانہ ہے

(کلام حضرت میر اللہ بخش صاحب تسنیم مرحوم، راہوالی ضلع گوجرانوالہ)

خلافت نے کیا کونین کا مقصود آدم کو
خلافت نے فرشتوں کا کیا مسجود آدم کو

خدا کا ہاتھ پنہاں ہے خلافت کے ارادوں میں
مرادیں حق کی پوشیدہ خلافت کی مرادوں میں

خلافت شہپرِ پروازِ آدم کی توانائی
یدِ بیضا خلافت ہے خلافت ہے مسیحائی

خلافت ناتوانوں کی توانائی کا سرمایہ
خلافت ہے غریبوں پر خدا کے فضل کا سایہ

خلافت سے میسّر دین کو تمکین ہوتی ہے
خلافت میں سراسر قوت تکوین ہوتی ہے

خلافت مرکز پر کارِ جوشِ کامرانی ہے
خلافت کیا ہے اکسیرِ حیات جاودانی ہے

خلافت ہے دلیل ایمان کی اور نیکو کاری کی
خلافت ہے دلیل امت پہ لطف و فضل باری کی

خلافت میں نہاں رازِ دوامِ شاد کامی ہے
فدا ہے حریت جس پر خلافت کی غلامی ہے

خلافت سے عبادت زندگی کا نور پاتی ہے
نشاطِ جانفروزِ جلوہ ہائے طور پاتی ہے

خلافت عصمتِ صغریٰ عطا کرتی ہے ملت کو
ہلاکت سے مصیبت سے بچا لیتی ہے امت کو

خلافت کے وسیلے سے جہاں زیرِ نگیں کر لو
جہاں کا ذکر کیا کون و مکان زیرِ نگیں کر لو

خلافت ہی بالفاظ دگر ہے قدرتِ ثانی
جہاں کی بزم میں آئینہ دار شانِ رحمانی

ہیں پھل نخلِ خلافت کے جہانگیری جہانبانی
خلافت ہے سراسر مہبطِ الطافِ ربانی

خلافت سے اشاعتِ حق کی دنیا کے کناروں تک
صداقت پھیلتی ہے جنگلوں تک کہساروں تک

خلافت شاہبازوں سے مولوں کو لڑاتی ہے
یہی آئینِ فطرت ہے خلافت غالب آتی ہے

خلافت سے شعورِ قوم کو تابندگی حاصل
اسی کے فیض سے تنظیم کو ہے زندگی حاصل

خلافت ضامنِ امنِ حقیقی خوف سے خالی
اسی سے وحدتِ باری کی پاتی ہے نمو ڈالی

خلافت سے خزف ریزے بہا پاتے ہیں گوہر کی
چمک ذروں میں ہوتی ہے نمایاں مہرِ انور کی

حصارِ عافیت ہے خیر و خوبی کا خزانہ ہے
خلافت سے جدا ہونا شعارِ مجرمانہ ہے

(الفضل ربوہ 25 مئی 1960ء صفحہ 6)

وقت کی اہمیت

بیکار مت رہو اور کام کرو، اس میں امیر وغریب سب مساوی ہیں

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 22 رجنوری 1937ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''میں نے بار ہا کہا ہے کہ بیکار مت رہو اور کام کرو، اس میں امیر وغریب سب مساوی ہیں بلکہ غریب کو جس کا پیٹ خالی ہے اور محنت کرنے کی زیادہ ضرورت ہے مگر میں نے دیکھا ہے ایسے لوگ بھی چھ چھ گھنٹے حقہ پینے میں ہی گزار دیتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ جو لوگ اپنے چھ گھنٹے ضائع کر دیتے ہیں اگر ان کے چھ گھنٹے ان کے مخالف نے ضائع کر دیے تو انہیں شکوہ کا کیا حق ہے؟ وہ یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہم نے مزدوری کی مگر چھ آنے ہی ملے۔ حالانکہ ہمارا گزارہ بارہ آنے میں ہوتا ہے مگر یہ نہیں سوچتے کہ اگر اپنی آدھی عمر وہ رائیگاں گنوا دیتے ہیں تو چوتھائی اگر دوسرے نے گنوا دی تو اس پر کیا الزام! جتنا وقت وہ حقہ پینے اور فضول بکواس میں گزارتے ہیں اتنا اگر کام کرنے اور محنت کرنے میں گزارتے تو تنگدستی نہ ہوتی سیر کو جاتے ہوئے میں نے دیکھا ہے کہ جہاں کوئی اچھا کھیت ہوتا ہے وہ سکھوں کا ہوتا ہے اور جس کھیت میں فصل ناقص ہو وہ (مومن) کی ہوتی ہے اور اب لمبے تجربے کے بعد میں تو اچھی فصل کو دیکھ کر کہہ دیا کرتا ہوں کہ یہ کسی سکھ کی ہوگی اور خراب فصل دیکھ کر کہہ دیا کرتا ہوں کہ کسی (مومن) کی ہوگی اور بالعموم یہ قیاس درست نکلتا ہے۔ سکھوں کو ایک نمایاں برتری تو یہ حاصل ہے کہ وہ حقہ نہیں پیتے اس لیے ان کا وقت بچ جاتا ہے مگر (مومن) زمیندار تھوڑی دیر کام کرتے ہیں اور پھر یہ کہہ کر بیٹھ جاتے ہیں کہ آؤ حقہ پی لیں۔

قادیان کے بارہ میں ایک زمیندار مہمان کی آمد کے تاثرات

حقہ کی عادت زمینداروں میں اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک زمیندار یہاں مہمان آیا جب واپس گیا تو دوستوں نے پوچھا سناؤ کیا دیکھا؟ اس نے جواب دیا کہ قادیان سے خدا بچائے، کوئی بھلا مانس وہاں رہ سکتا ہے؟ وہ بھی کوئی آدمیوں کے رہنے کی جگہ ہے۔ ہمارے دوست ڈر گئے کہ شاید قادیان میں کسی نے اس سے بدسلوکی کی ہے یا مہمان خانہ میں کسی سے لڑائی ہوگئی ہے۔ اس لیے پوچھا کہ بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے؟ وہ سنانے لگا کہ میں یکہ میں دس بجے کے قریب وہاں پہنچا (اس زمانہ میں یہاں ریل گاڑی نہیں تھی) سفر کی تھکان تھی۔ **میں نے خیال کیا کہ آرام سے بیٹھ کر حقہ پئیں۔ مگر آگ لینے گیا تو کسی نے کہا کہ حدیث کا درس ہونے لگا ہے میں نے کہا کہ نیا نیا آیا ہوں چلو چل کر درس سن لوں اور پھر حقہ پیوں گا۔ بارہ بجے وہاں سے واپس آیا تو روٹی کھا کر آگ لینے گیا معلوم ہوا کہ حضرت صاحب نماز کے لیے باہر آنے والے ہیں اور زیارت کا موقع ہے اس لیے چھوڑ کر (بیت) کو چلا گیا۔ وہاں سے واپس آیا آگ وغیرہ سلگائی، حقہ تیار کیا مگر ابھی دو چار ہی کش لگائے تھے کہ عصر کی نماز کو لوگ لے گئے۔ میں نے سوچا واپس آکر آرام سے پیوں گا مگر آتے ہی معلوم ہوا کہ مولوی صاحب بڑی (بیت) میں قرآن**

کریم کا درس دیں گے اس لیے ادھر جانا پڑا۔ واپس آیا تو مغرب کا وقت تھا۔ مغرب کی نماز کے بعد حضرت صاحب بیٹھ گئے اور میں بھی بیٹھا رہا، وہاں سے آیا تو خیال کیا کہ اب آرام سے حقہ پیوں گا مگر آگ ہی سلگا رہا تھا تو لوگوں نے کہا عشاء کی اذان ہو گئی ہے چلو نماز پڑھو۔ غرض سارا دن آرام سے حقہ پینے کا موقع نہیں ملا اس لیے میں تو سویرے اٹھتے ہی وہاں سے بھاگا اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ جگہ آدمیوں کے رہنے کی نہیں۔

اس مثال سے معلوم ہوسکتا ہے کہ (مومنوں) میں وقت کو ضائع کرنے کا مرض کس حد تک پہنچ گیا ہے اور اس میں غریب اور امیر میں فرق نہیں۔ خواہ ضائع کرنے کے طریقوں میں فرق ہو مگر ضائع سب کرتے ہیں۔ سب ہی محنت سے جی چراتے ہیں اور اس امر میں ہم دونوں میں کوئی امتیاز نہیں کر سکتے دونوں وقت کی کوئی قیمت نہیں سمجھتے۔''

> **میرے جیسے بیمار کو بھی سال میں بہت دفعہ 22,22 گھنٹے روزانہ کام کرنا پڑتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ اپنے معترضین سے کہا ہے کہ میرے ساتھ دس دن اگر کام کرو تو تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ کتنا کام کرنا پڑتا ہے۔ کام کا ہر ایک کو پتہ لگ جاتا ہے**

جیتنے والے محنت سے نہیں گھبرایا کرتے

پھر فرمایا:

''آپ لوگوں کو اچھی طرح اس امر کا احساس ہونا چاہیے کہ جو اہم کام ہوتے ہیں ان میں چاہے جان بھی چلی جائے ہلنا نہیں چاہیے۔ اس میں امیر اور غریب کا کوئی سوال نہیں، دونوں کے لیے اس کی پابندی ضروری ہے مگر میں نے دیکھا ہے نہ امیر اس کے پابند ہیں نہ غریب۔ حالانکہ میں نے بار بار توجہ دلائی ہے اچھی طرح یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کامیابیاں انہی لوگوں کو عطا کرتا ہے جو کام کے عادی ہوں۔ جیتنے والے محنتوں سے نہیں گھبرایا کرتے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا (النازعات:3،4) یعنی ہمیشہ کامیاب وہی ہوتے ہیں جو گرہ کشائی میں لگے رہتے ہیں۔ وہ چھوڑتے نہیں جب تک گرہ کو کھول نہیں لیتے اور کام کو پورا نہیں کر لیتے اور پھر وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ کئی لوگ اس پر بڑے خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے آٹھ گھنٹے کام کیا ہے، حالانکہ وہ تو تندرست ہوتے ہیں اور میرے جیسے بیمار کو بھی سال میں بہت دفعہ 22,22 گھنٹے روزانہ کام کرنا پڑتا ہے۔ میں نے کئی دفعہ اپنے معترضین سے کہا ہے کہ میرے ساتھ دس دن اگر کام کرو تو تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ کتنا کام کرنا پڑتا ہے۔ کام کا ہر ایک کو پتہ لگ جاتا ہے کیونکہ اس میں عادت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ ایک امیر شخص یہ تو کہہ سکتا ہے کہ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ:12) میں مجھے اللہ تعالیٰ نے اجازت دی کہ زیادہ کپڑے پہن لوں مگر خدا نے یہ کہاں کہا ہے کہ وقت ضائع کرو؟ وقت ضائع کرنے کے لیے کوئی عذر نہیں پیش کیا جا سکتا سوائے اس کے کہ کوئی شخص کہے مجھے اس کی عادت پڑ گئی ہے مگر اس طرح تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا اور رسول کے انکار کی مجھے عادت ہوگئی ہے۔

میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے

ہمارے ملک میں کہتے ہیں تخت یا تختہ جب تک یہ روح نہ پیدا ہو، جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کیلئے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔ تم لاکھ ایڑیاں رگڑو مگر اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں کرسکتے جب تک اس طریق پر کام نہ کرو جو اللہ تعالیٰ نے کامیاب ہونے کے لیے مقرر کیا ہے۔

کام نہ کرو۔ اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کرلو اور ایسی عادت ڈال لو کہ جس کام کو اختیار کرو ایسی طرح کرو کہ جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں تخت یا تختہ۔ جب تک یہ روح نہ پیدا ہو، جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لیے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔ تم لاکھ ایڑیاں رگڑو مگر اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں کرسکتے جب تک اس طریق پر کام نہ کرو جو اللہ تعالیٰ نے کامیاب ہونے کے لیے مقرر کیا ہے۔ اس وقت بورڈنگ تحریک جدید کے لڑکے میرے سامنے بیٹھے ہیں میں ان کو بھی اور ان کے استادوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ اس بورڈنگ کے قیام سے میری غرض یہی ہے کہ نوجوانوں میں محنت کی عادت پیدا ہو۔ تم بارہ گھنٹے بھی سوسکتے ہو مگر پانچ چھ گھنٹے سو کر بھی گزارہ کرسکتے ہو۔

محنت کے بغیر نیکی کی مشق بھی نہیں ہوسکتی

سالہا سال تک جب میری صحت اچھی تھی باوجودیکہ حضرت خلیفۃ المسیح (نور اللہ مرقدہٗ) مجھے سختی سے منع کیا کرتے تھے، میں پانچ، ساڑھے پانچ گھنٹے سے زیادہ نہیں سویا کرتا تھا۔ کئی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول (نور اللہ مرقدہٗ) فرمایا کرتے تھے کہ طبی نقطۂ نگاہ سے میرا مشورہ ہے کہ سات گھنٹے سے کم نیند کی صورت میں آپ کی صحت ٹھیک نہیں رہ سکتی مگر میں پانچ ساڑھے پانچ گھنٹے سے زیادہ نہیں سویا کرتا تھا۔ اب تو صحت اس قدر برداشت نہیں کرسکتی۔ مگر اب بھی سوائے بیماری کے سات گھنٹے میں کبھی نہیں سویا۔ بیماری میں تو بعض وقت آدمی دس گھنٹے بھی لیٹا رہتا ہے مگر ایسی حالت تو سال میں دو چار دفعہ ہی ہوتی ہے۔ عام حالات میں میں اب بھی چھ پونے چھ گھنٹے سوتا ہوں گو سخت کام کے وقت ابھی بھی بعض دفعہ تین چار گھنٹوں پر اکتفا کرنی پڑتی ہے۔ تو دنیا میں کامیابی محنت اور کام کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ محنت کے بغیر نیکی کی مشق بھی نہیں ہوسکتی۔''

(خطبہ جمعہ 22/جنوری 1937ء از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 41-45)

قدرتِ ثانیہ ہی ذریعہ ہے احمدیت کی ترقی کا

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''وہ شخص جو اس وقت قدرت ثانیہ کا انتظار کرتا ہے وہ احمق اور گدھا ہے۔ قدرت ثانیہ آئی اور اس کا ظہور رہوا۔ مگر افسوس کئی لوگ ہیں جنہوں نے اس کو شناخت نہیں کیا۔ میں دنیا کے ہر مقدس سے مقدس مقام پر کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہہ سکتا ہوں کہ قدرت ثانیہ کا ظہور ہونا تھا وہ ہو چکا اور وہی ذریعہ ہے آج احمدیت کی ترقی کا۔ میں بتا چکا ہوں''

(از الفضل ربوہ 28 فروری 1961)

(قسط اول)

بچوں کی نگہداشت اور والدین کی ذمہ داری

(مکرم ڈاکٹر ظفر وقار کاہلوں، ٹورانٹو، کینیڈا)

ہمارے دین نے ہمیں تربیت اولاد کا بہترین گر والدین کی دعائیں، دینی تعلیم، والدین کا اپنا نمونہ، پیار محبت اور حسب ضرورت تادیب سے تربیت کرنا بتایا ہے۔ علم و آگہی کے ارتقائی سفر میں سائنسی ترقیات اور ایجادات ہر شعبۂ زندگی میں آئے دن نت نئے انقلاب برپا کر رہی ہیں۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی نے دُنیا کو ایک عالمی بستی Global Village میں تبدیل کر دیا ہے۔ دنیا میں اپنے مُلک کو چھوڑ کر دوسرے ممالک میں عارضی یا مستقل طور پہ جا بسنے کے رجحان بڑھتے جا رہے ہیں۔ ان عوامل کے باعث مذہبی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی ڈھانچوں میں تبدیلیوں کی یلغار بپا ہے جس سے مثبت ثمرات کیساتھ معاشرے میں لامذہبیت اور اخلاقی بے راہ روی بھی سرایت کر رہی ہے جبکہ والدین روزگار کے حصول کی تگ و دو میں باوجود کوشش و خواہش کے بچوں کیلئے بہت کم وقت نکال پاتے ہیں۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی نے معلومات کا سیلاب برپا کر رکھا ہے جہاں اچھی بُری معلومات ہر چھوٹے بڑے کی دسترس میں ہیں جس سے بچوں کے ناپختہ ذہنوں کیلئے اردگرد کا ماحول دن بدن مزید پراگندہ اور خطرناک ہوتا جا رہا ہے اور دجالی طاقتوں نے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ پوری دُنیا میں برائی کی نمائش و تشہیر کے جو جال پھیلا رکھے ہیں انکے بد اثرات سے بچے محفوظ نہیں ہیں۔ اس مضمون میں ان حالات کے تناظر میں والدین کیلئے بچوں کی تربیت کے ضمن میں بعض اُمور کا تذکرہ مقصود ہے۔

بہترین راہنمائی قرآن کریم، رسولِ کریم ﷺ کی احادیث، حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اور نظام جماعتِ احمدیہ سے وابستگی سے ملتی ہے۔ والدین کو بچوں کی تربیت کو ایک چیلنج سمجھتے ہوئے بھرپور جہاد کے طور پر لینا چاہئے

بچوں کی تربیت ایک عظیم جہاد ہے جس میں غفلت و سُستی سنگین غلطی ہے جو بچوں کو اخلاقی اور روحانی طور پہ قتل کرنے کے مترادف ہے، عدم تربیت یافتہ بچے معاشرہ کیلئے بوجھ بھی بن سکتے ہیں اور اپنے والدین کیلئے وبالِ جان بننے کے علاوہ دیگر شہریوں کیلئے بھی مسائل پیدا کر سکتے ہیں اسی لئے ہمارا دین اسے قتلِ اولاد کے مترادف قرار دیتا ہے (بنی اسرائیل: 23)۔

آج کے دور میں بچوں کی تربیت کے مسائل کی نوعیت پہلے وقتوں کی نسبت بدل چکی ہے اور تربیت کے روایتی طریقوں کے علاوہ حالات اور مواقع کی مناسبت سے نئی حکمت عملی ترتیب دینا اور اپنانا ضروری ہے جس کیلئے بہترین راہنمائی قرآن کریم، حضرت رسولِ کریم ﷺ کی احادیث، حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اور نظام جماعتِ احمدیہ سے وابستگی سے مل سکتی ہے۔ احمدی والدین کو بچوں کی تربیت کو ایک چیلنج سمجھتے ہوئے بھرپور جہاد کے طور پر اس میں حصہ لینا چاہئے جس میں کامیابی کیلئے اوّلین شرط والدین کی دعائیں، بیدار مغزی اور اپنا عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ اس جہاد میں بچوں کو اگر لغویات سے بچانے کی سرتوڑ کوشش کی جائے مگر مثبت سرگرمیوں میں انہیں نہ لگائیں تو خاطر خواہ کامیابی نہیں مل پاتی۔ دوسری طرف اگر بچوں کو تعمیری کاموں میں لگانے کے لاکھ جتن کریں لیکن لغویات اور منفی سرگرمیوں سے نہ بچائیں تو بھی ماحول کی شیطانی غلاظتیں اور خطرناک گندے وائرس بچوں کو تعمیری سرگرمیوں سے محروم رکھ کر اچھی تربیت ناممکن بنا دیتے ہیں۔ لہٰذا دونوں

محاذوں پہ ہمہ وقت توجہ رکھنی از بس ضروری ہے۔

تربیت کے ابتدائی لوازمات

بچے کی تربیت کے ضمن میں اوّلین بات یہ ہے کہ بچہ صحت مند ہو اس کیلئے بچے کی ماں کا صحت مند ہونا بنیادی شرط ہے، ماں کی خراب صحت کیوجہ سے گھر کے کام کاج، خاوند اور دیگر افرادِ خانہ کیساتھ تعلقات بھی متاثر ہوتے ہیں اور میاں بیوی میں اُلفت ومحبت کی پُرسکون فضا جو بچوں کی تربیت کیلئے کلیدی اہمیت کی حامل ہے میسر نہیں آپاتی۔ والدین کو طبائع کے چڑچڑے پن، قوتِ برداشت کی کمی اور دیگر مسائل سے بچنے کیخاطر ایک دوسرے کی صحتوں کا بھرپور خیال رکھنا چاہیئے۔ دورانِ حمل اکثر دوائیں بچے کیلئے نقصان دہ ہوا کرتی ہیں لہذا ماں کا حمل کے عرصہ میں بدپرہیزی اور بیماریوں سے دور رہنا نہایت اہم ہے خصوصاً بدہضمی اور قبض وغیرہ کو اس کیفیت میں معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے ،غذا کے علاوہ ماں کا جسمانی طور پہ فعّال رہنا اور خوش مزاج رہنا بھی ضروری ہے اور زود ہضم متناسب غذا، مختلف پھل، سبزیاں، دودھ، دہی، گوشت، مچھلی، چھلکوں والی غذائیں تھوڑی تھوڑی مقدار میں چھوٹے وقفوں سے لینے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ بچے کی پیدائش کے بعد ماں کے جسم میں ہارمونز کی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں نیز نوزائیدہ بچے کی دیکھ بھال کی نئی ذمہ داری ساتھ مل کر اُسے ڈیپریشن میں مبتلا کرسکتی ہے بچوں کی تربیت کیلئے درکار خوشگوار گھریلو ماحول کیلئے اچھی صحت کے علاوہ میاں بیوی کا روزمرّہ اُمور میں ایک دوسرے کیلئے ہرممکن خوشیاں مہیا کرنا بھی ضروری ہوتا ہے جس میں خاوند کا مرکزی کردار ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

تم میں سے درحقیقت بہتر وہ شخص ہے جو اپنے اہل کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہے اور میں اپنے اہل کے ساتھ تم میں سے سب سے بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔ (جامع الترمذی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 4269)

دوسری طرف بیوی کو بھی خاوند کی اطاعت گذاری کرتے ہوئے جملہ اُمور میں خوشگوار خانگی تعلقات کیلئے بھرپور کردار ادا کرنا چاہیئے جو اُس کیلئے عبادت کا درجہ رکھتا ہے، مزید براں بیوی کو خاوند کی پیشہ ورانہ زندگی میں دلچسپی لیتے ہوئے اُسکی معاون ومددگار بن کر گھر کے مالی حالات مستحکم کرنے میں بھی بھرپور ساتھ دینا چاہئے۔

متوازن غذا

بچے کیلئے ماں کے دودھ کا کوئی نعم البدل دُنیا میں نہیں، بعض مائیں کم علمی کی بناء پر نوزائیدہ بچے کو اپنے دودھ کی بجائے دُوسرا دودھ پلانے کو ترجیح دیتی ہیں جو کئی لحاظ سے نقصان دہ ہوتا ہے جبکہ بچے کو دودھ پلانا بچے کے علاوہ ماں کو بھی کئی خطرناک بیماریوں سے بچاتا، صحت کی بھرپور حفاظت کرتا، ماں بچے میں پیار کا رشتہ مضبوط اور گہرا کرتا، مالی لحاظ سے بچت اور دیگر کئی فوائد کا باعث ہوتا ہے، جب بچہ ماں کا دودھ لیتا ہو تو ماں کی خوراک اُسی نسبت سے زیادہ ہونی چاہیئے ،ماں کی خوراک کا بچے پہ دُودھ کی وجہ سے فوری اثر پڑتا ہے لہذا ماں کو اپنی طبیعت کے لحاظ سے طیّب غذا لینی چاہیئے ،ذرا بڑے ہونے پہ بچوں کو صحت بخش اور سادہ غذا کی عادت ڈالنی چاہیئے چٹ پٹی ٹافیوں، جنک فوڈ (برگر فرائز وغیرہ)، سافٹ ڈرنکس (سوڈا کوک وغیرہ) اور کیک بسکٹ کی بجائے سلاد، سبزیوں، موسمی پھل، خشک میوہ جات، دودھ دہی وغیرہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔ یہ عادت بچوں کو جسمانی، ذہنی اور اخلاقی لحاظ سے دوررس فوائد پہنچاتی ہے، تازہ سبزیاں اور پھل نہ صرف صحت کو بہتر بناتے ہیں بلکہ بیماریوں کیخلاف جسم کا دفاع بھی مضبوط کرتے ہیں، ٹن پیک شدہ Preserved اشیاء سے ہرممکن اجتناب کرنا چاہیئے کیونکہ اُن میں

مضرِ صحت اجزا ہوتے ہیں۔خوراک میں اعتدال رکھنا چاہیے۔بعض والدین بچوں کو زیادہ اور غیر متوازن غذا کھلا کر موٹاپے میں مبتلا کر دیتے ہیں جو غذا کے نقصان کے علاوہ صحت کے نقصان کا باعث بھی بنتا ہے،ایسے بچے کئی امراض کا شکار بنتے ہیں مثلاً دل کی بیماریاں، بلڈ پریشر، جوڑوں کا درد، ذیابیطس اسکے علاوہ ان بچوں کی پڑھائی، کھیل اور تربیت پہ بھی منفی اثر پڑتا ہے۔سیدنا حضرت مسیح موعود نے ''اسلامی اصول کی فلاسفی''میں غذاؤں کے اخلاقیات پر مترتب ہونے والے اثرات پر روشنی ڈالی ہے۔دیگر کتب کے علاوہ اس کتاب کو خصوصاً زیرِ مطالعہ رکھنا چاہیے۔

حضرت مسیح موعود نے ''اسلامی اصول کی فلاسفی''میں غذاؤں کے اخلاقیات پر مترتب ہونے والے اثرات پہ روشنی ڈالی ہے دیگر کتب کے علاوہ اِس کتاب کو خصوصاً زیرِ مطالعہ رکھنا چاہیے۔

بچے کی نگہداشت اور احتیاطی تدابیر

بچے کو ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق وقفوں سے دودھ پلانا چاہیے، بچے کو شروع ہی سے دینی تعلیم کے مطابق صفائی کا عملی درس دینا چاہیے۔اگر کوئی چیز کھانے کو دی جائے اور وہ زمین پہ گر جائے تو وہ دھو کر دینی چاہیے، روزمرہ کی صحت کی معمولی شکایات زکام، بخار وغیرہ کی صورت میں بچوں کو فوراً دوا دینے سے پرہیز کرنا چاہیے، جب تک بچہ کھیل کود، کھانے پینے اور سونے میں عام معمول کے مطابق ہو اُسے دوا کی ضرورت نہیں ہوتی اور دوا کے بغیر بچے کے دفاعی نظام کو بیماریوں کے خلاف متحرک ہونے کا موقع دیا جانا چاہیے۔بعض والدین ایلوپیتھک دوائیں از خود کھلا دیتے ہیں جن کے بچے پہ مضر اثرات پڑتے ہیں خصوصاً اعصابی اور بیماریوں کے خلاف مدافعت کے نظام متاثر ہوتے ہیں **بعض لوگ ہومیوپیتھک دواؤں کے بہت گرویدہ ہوتے ہیں وہ اپنی یا کسی نیم حکیم کی رائے کیوجہ سے سمجھتے ہیں کہ ان دواؤں کے مضر اثرات نہیں ہوتے جو کہ سراسر غلط** ہے ان دواؤں کے بچے کی نشوونما پہ مضر اثرات پڑ سکتے ہیں۔ڈاکٹر سے مشورہ لیکر دوا دینی چاہیے۔

بچہ جب رینگنا crawling شروع کرتا ہے تو اُسکی دیکھ بھال کی ضرورت بہت بڑھ جاتی ہے،اس مرحلہ پہ ایسی اشیاء ان سے بچہ خود کو نقصان پہنچا سکتا ہو وہ اُسکی پہنچ میں نہیں ہونی چاہئیں مثلاً برتن دھونے، صفائی کرنے والے کیمیکل، ایلوپیتھک، ہومیوپیتھک اور دیگر دوائیں، بجلی کا سامان، شیشے، چینی کے ڈیکوریشن پیس، برتن، قینچی، چھری، پیچ کس، ہتھوڑی اور دیگر ایسے آلات جن سے بچہ خود کو، چھوٹے بہن بھائی کو یا کسی چیز کو نقصان پہنچا سکتا ہو، یعنی ایک طور سے گھر کو چائلڈ پروف بنا دینا چاہیے جبکہ ابتدائی طبی امداد، مرہم پٹی وغیرہ کا سامان گھر میں ضرور رکھنا چاہیے چونکہ زخم یا چوٹ آنا عام بات ہوتی ہے۔اس عمر میں بچہ بعض دفعہ توجہ حاصل کرنے کیلئے بلاوجہ رونا شروع کر دیتا ہے ایسے میں اُسے توجہ دینا ضروری ہوتا ہے،اگر وہ کسی نامناسب چیز لینے کی ضد کرے تو اسکی توجہ کسی اور طرف پھیر دینے سے مسئلہ حل ہو سکتا ہے بچے کو ڈرا کر یا مار پیٹ کر سدھارنے کا خیال غلط اور احمقانہ ہے اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے''

> ''میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔''
>
> (ملفوظات جلد دوم، صفحہ 4)

بچپن میں بچے کو بہت زیادہ ورزش اور کھیل کود کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اس عمر میں بچے میں توانائی غیر معمولی طور پہ زیادہ ہوتی ہے کھیل کود کا پورا موقع نہ ملے تو بچہ طوفان بپا کیے رکھتا اور والدین کیلئے پریشانی کا باعث بنتا ہے لیکن اگر ورزش کا بھرپور موقع مل جائے تو بچہ تھک کر آرام سے سو جاتا ہے اس دوران بچے کی ماں کو سو کر یا کم از کم لیٹ کر آرام کر لینا چاہئے ایسا کرنے سے کمر درد اور دیگر کئی بیماریوں کا تدارک کیا جا سکتا ہے۔ ماں کو چاہئے کہ موسم کے مطابق بچے کو غسل دے۔ اس سے نیند بہتر آتی ہے اور انسان تازہ دم ہو جاتا ہے۔ اکثر بچے اس عمر میں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو مارتے اور گراتے ہیں کیونکہ والدین کا چھوٹے بہن بھائیوں کو توجہ دینا اِن کیلئے ناقابلِ برداشت ہوتا ہے ان بچوں پہ سختی کرنے کی بجائے اُن کو زیادہ توجہ دینی چاہئے اور چھوٹے بچوں کو اُن کی دست بُرد سے بچانا چاہئے۔ یہ کیفیت چند مہینوں میں ٹھیک ہو جاتی ہے جب بچہ کافی حد تک بولنا شروع کر دیتا ہے تو اس عمر میں بچہ عموماً ہر چیز کے بارہ میں سوال کرتا ہے ایسے میں بچے کو ڈرا دھمکا کر چپ کرانا غلط ہوتا ہے بلکہ بچے کو بتانا اور سکھانا چاہیئے۔ سکول داخل کرانے سے قبل بچے کو نماز، قرآن کریم، مختلف دعائیں اور اُردو زبان سکھانا اور سکول میں پڑھائی جانے والی ابتدائی کتب پڑھانی شروع کر دینی چاہئیں۔ بچہ کسی چیز کی ضد کرے تو کبھی دے دینے اور کبھی نہ دینے سے بچے میں "نہ" کو برداشت کرنیکی عادت پیدا کرنی چاہیئے۔ اگر والد یا گھر کا کوئی فرد بچے کو اُسکی کسی غلطی پہ سرزنش کرے تو مناسب تادیب کی تائید کرنی چاہیئے۔ بعض گھروں میں والدہ، نانی یا دادی وغیرہ بچوں کی بیجا طرفداری کا غلط روّیہ اپنا کر انجانے میں بچوں کو بگاڑنے کا کردار ادا کرتی ہیں، اُنہیں بھی سمجھانے کی کوشش کوشش کرنی چاہئے اور بچوں کی بھی اصلاح کرنی چاہئے۔

سکول کی پڑھائی کا دور

جو والدین بچوں کی سکول کی پڑھائی اور دیگر مصروفیات پہ نظر رکھتے ہوئے مسلسل اُنکی مدد اور راہنمائی کرتے ہیں اُنکے بچے بہترین کارکردگی دکھاتے ہیں۔ بچہ جب سکول جانا شروع کرتا ہے تو بعض والدین بچے کو بہت کم وقت دیتے ہیں جس سے بچے بغیر کسی تخصیص کے سکول اور محلّہ کے ہم جولیوں کیساتھ دوستی بنا لیتے ہیں جو اُن کیلئے نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے۔ والدین کو چاہئے کہ بچے سے اپنا تعلق مزید مضبوط بنائیں اور باقاعدگی سے سکول میں سارے دن کی مصروفیات اور ٹیچرز کے پڑھانے کے بارہ میں تفصیل سے پوچھا کریں۔ گھر میں بچے کیلئے پڑھائی کا وقت مخصوص ہو جس کیلئے مناسب جگہ مقرر ہو اور بچہ سب سے پہلے ہوم ورک اور اُس دن کی جانے والی پڑھائی دُھرائے اُسکے بعد کھیل کی اجازت دی جائے، بچے کے سکول کے اساتذہ سے باقاعدہ قریبی رابطہ رکھا جائے اور لکھ کر یا فون کے ذریعہ بچے کی کارکردگی اور کمزوریوں کا پوچھا جائے۔ بعض ممالک میں اساتذہ سکول میں بچوں سے اُن کے والدین سے تعلق اور روزمرّہ سلوک کے بارہ میں بے جا کرید تے رہتے ہیں اور اگر کبھی والدین نے بچے کو کسی غلطی پہ معمولی بدنی سزا دی ہو تو والدین سے بات کرنے کی بجائے بچوں کو پولیس کو فون کرنے کا درس دیتے ہیں، اسوجہ سے بعض بچے اپنے والدین سے متنفر ہو جاتے ہیں خصوصاً وہ بچے جن کے والدین اُنہیں کماحقہ وقت نہ دے پا رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ احمدی گھرانوں کو ایسے مسائل سے دوچار ہونے سے محفوظ رکھے۔ **(باقی آئندہ)**

شذرات

قیام خلافت راشدہ کی ضرورت و اہمیت

○ نظام خلافت راشدہ کے بغیر ملک کی ترقی اور عوام کے مسائل کا حل مشکل ہے
○ احیائے خلافت کیلئے سوچ بیدار کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے
○ آج بھی خلافت میں وہ طاقت ہے کہ ہمارے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ انسانیت کی فلاح پر مبنی وہ معاشرہ بھی قائم ہو سکتا ہے جو سارے عالم کیلئے باعث تقلید بنے
○ حکمران ایک خلیفہ کی بیعت کرلیں تو وہ اپنے اسلاف کی تاریخ کو از سر نو زندہ کر سکتے ہیں

(ایڈیٹر)

احیائے خلافت کی بیداری وقت کی ضرورت

صوت الحق نے کہا ہے کہ موجودہ دور میں احیائے خلافت کی ضرورت ہے۔ تنظیم کے ناظم تبلیغ محمد امین وانی کے بیان کے مطابق گذشتہ ہفتے سیر دائتر جمعیت اہلحدیث مسجد میں امیر ضلع اسلام آباد مولوی شبیر احمد کے زیر قیادت مغرب سے عشاء تک ایک اجتماع منعقد ہوا جس میں مولوی ظہور احمد ہمولوی شبیر احمد اور مولوی محمد امین نے موجودہ دور میں احیائے خلافت کیلئے کوششوں کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور جمہوریت کی فتنہ انگیزیوں کا علاج صرف اور صرف خلافت نظام حکومت میں ہی ممکن ہے۔ مقررین نے علمائے دین پر زور دیا کہ وہ بھی احیائے خلافت کیلئے کاوشوں کی اہمیت کے بارے میں عوام کو باخبر کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت مسلمان نوجوانوں میں جو علاقہ پرستی، قوم پرستی، وطن پرستی وغیرہ جڑ پکڑتی جارہی ہے، وہ مسلم امہ کیلئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ لہذا احیائے خلافت کیلئے ان کی سوچ بیدار کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔

(روزنامہ کشمیر عظمیٰ سرینگر یکم مارچ 2012 بحوالہ
(www.KashmirUzma.net

خلافت راشدہ کا نظام لانے کی ضرورت

راولپنڈی۔ امیر جماعت اسلامی ونامزد امیدوار حلقہ این اے باون خالد محمود مرزا نے کہا کہ محمد عربی کی تعلیمات ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ میرے نبی محترم کی پوری زندگی ہمارے لئے ایک سبق اور رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ ہم اس سبق

آج ہمیں ابلیسی نظام کو اکھاڑ کر نبی اقدس اور خلافت راشدہ کے نظام کو لانے کی ضرورت ہے

کو بھلا کر دنیا میں ذلیل ورسوا ہو چکے چوراہوں پر چراغاں کرنے پر ہمیں بحث نہیں اپنے دل ودماغ کو نبی اقدس کی دی ہوئی روشنی سے روشن کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ یونین کونسل دھمیال کے علاقے اشرف کالونی گراونڈ میں میرے نبی محترم کانفرنس سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر......دیگر رہنماوں نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ کے نبی پوری انسانیت کیلئے رحمت تھے۔ آج ہمیں ابلیسی نظام کو اکھاڑ کر نبی اقدس اور خلافت راشدہ کے نظام کو لانے کی ضرورت ہے۔

(روزنامہ جسارت 12 فروری 2012)

حکمران خلافت راشدہ پر عمل کریں تو ہمارے مسائل حل ہو جائیں

تحریک عوام اہلسنت پاکستان کے زیر اہتمام صدیق اکبرؓ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے نظام مصطفیٰ پارٹی کے سربراہ سابق وفاقی وزیر حاجی محمد حنیف طیب نے کہا کہ آج اگر ہمارے حکمران خلافت راشدہ کے طور طریقے کو اپنانے میں مخلص ہو جائیں تو ہمارا ملک اقوام عالم کیلئے قابل رشک بن جائے گا اور ہمارے مسائل بھی حل ہونگے۔ حاجی محمد حنیف طیب نے کہا کہ ہمارے ماضی کے اکثر و بیشتر حکمران ذہنی طور پر مغرب کے غلام رہے ان کا تعلق چاہے کسی صوفی گھرانے ہی سے کیوں نہ ہو لیکن اکثریت نے اسلام کا مطالعہ ہی نہیں کیا اس لئے ان کے ذہن میں یہ بات رچی بسی ہے کہ ہمارے سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسائل کیلئے ہمیں مغرب سے ہی رجوع کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ان حکمرانوں نے خلفائے راشدین کی سیرت کا مطالعہ کیا ہوتا تو آج ہاتھ میں کشکول اٹھائے دنیا بھر سے بھیک نہ مانگ رہے ہوتے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے نئے نئے مسائل کو اسلام کی ہدایات اور اپنے احباب سے مشاورت سے حل کیا اور بیت المال کی ایک ایک کوڑی کو امانت سمجھتے ہوئے استعمال کیا۔ انہوں نے اقتدار کو رعب و دبدبے کی خاطر استعمال نہیں کیا بلکہ عاجزی کا پیکر بن کر امت مصطفیٰؐ کی خدمت کو اپنا شعار بنایا۔

آج اگر ہمارے حکمران خلافت راشدہ کے طور طریقے کو اپنانے میں مخلص ہو جائیں تو ہمارا ملک اقوام عالم کیلئے قابل رشک بن جائے گا اور ہمارے مسائل بھی حل ہونگے

(روزنامہ جنگ کراچی 8 جون 2010)

نظام خلافت راشدہ کے بغیر عوامی مسائل کا حل مشکل ہے

اہل سنت و الجماعت کراچی کے صدر علامہ اورنگزیب فاروقی نے کہا کہ ملک کو درپیش تمام مسائل کا حل نظام خلافت راشدہ کے نفاذ میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ کرامؓ کی مدح کو عام کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے اہل سنت والجماعت ضلع ملیر کے میڈیا آفس کے افتتاح کے موقع پر کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ نظام خلافت راشدہ کے بغیر ملک کی ترقی اور عوام کے مسائل کا حل مشکل ہے اور اصحاب مصطفیٰؐ کا دفاع مکمل دین اسلام کا دفاع ہے کیونکہ ہم تک دین پہنچانے میں صحابہ کرام کا کردار نمایاں ہے اور صحابہ کرامؓ دین اسلام کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا بھر میں انقلابات کا دور دورہ ہے جس کی بنیادی وجہ عوام کو تحفظ، انصاف اور ضروریات زندگی کی عدم فراہمی ہے۔

(روزنامہ جنگ کراچی 28 فروری 2011)

خلافت اسلامیہ سے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں

مجلس صوت الاسلام پاکستان کے چیئرمین اور جامعہ اسلامیہ کلفٹن کے نائب رئیس مفتی ابوہریرہ محی الدین نے کہا ہے کہ نواسہء رسول سیدنا حسینؓ اور اہل بیتؓ کی شہادت اسلام میں صالح معاشرے کا قیام اور دیانتدار قیادت کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ تربیت علماء کورس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یکم محرم الحرام کو خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ اور دس محرم الحرام کو

نواسہء رسول حضرت حسینؓ نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ثابت کر دیا کہ یہ دین سراسر انسانیت کی بھلائی کا دین ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی خلافت اسلامیہ میں وہ طاقت ہے کہ ہمارے تمام مسائل نہ صرف حل ہوسکتے ہیں بلکہ انسانیت کی فلاح پر مبنی وہ معاشرہ بھی قائم ہوسکتا ہے جو سارے عالم کیلئے باعث تقلید بنے۔

> **آج یورپ اور برطانیہ کا معاشرہ جس امن واطمینان کی بات کرتا ہے اس کی بنیادیں اور عملی مظاہرہ خلافت راشدہ میں نظر آتے ہیں**

(روزنامہ جنگ کراچی 16 دسمبر 2010)

حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کا دور خلافت مسلم دنیا کیلئے مشعل راہ ہے

جمعیت علمائے اسلام یوسی 7 کے جنرل سیکرٹری اور جے یو آئی گلشن اقبال ٹاؤن کراچی کے ناظم اطلاعات و نشریات استاد مختار بہادر حقانی اعوان نے یوم شہادت حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کے موقع پر کہا ہے کہ سیدنا فاروق اعظمؓ کا کم و بیش دس سالہ دور خلافت مسلم دنیا کے لیے ایک بہترین مثال ہے۔ ممتاز صنعت کار شہباز علی ملک نے کہا ہے کہ خلیفۃ المسلمین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظمؓ کا عہد خلافت تاریخ اسلام کا درخشندہ باب ہے۔ ان کے دور میں زبردست اصلاحات نافذ ہوئیں اور ہر شعبے میں انقلابی تبدیلیاں لائی گئیں۔ (روزنامہ جنگ کراچی 13 دسمبر 2010)

خلافت راشدہ نے اسلامی نظام کو بام عروج پر پہنچایا

منہاج القرآن انٹرنیشنل لندن کے زیر اہتمام منعقدہ شہادت فاروق اعظم کانفرنس سے علامہ صادق قریشی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خلافت راشدہ دور میں کی جانے والی اصلاحات نے اسلام کے سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام کی بنیاد رکھی۔ رسول پاک ﷺ نے اپنی تعلیم اور اسوہ کے ذریعے صحابہ کرام کو انسانی زندگی کے ہر پہلو پر رہنمائی فراہم کر دی تھی۔ قرآن وسنت کی رہنمائی میں خلافت راشدہ نے اسلام کے نظام کو بام عروج پر پہنچادیا۔ دور فاروقی میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے گئے اسے تین شعبوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ سیاسی نظام کی مضبوطی، معاشی استحکام اور معاشرتی طور پر اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ سیاسی حوالے سے مفتوحہ علاقوں میں گورنر تقرر کئے گئے ان کیلئے فرائض وذمہ داریوں کا نظام بنایا گیا۔ دیگر ممالک سے رابطے اور دعوت اسلام کو احسن طریق پر پہنچایا گیا۔ معاشی حوالے سے زکوٰۃ کی وصولی، بیت المال کا قیام، زکوٰۃ کے مال کو مستحقین تک پہنچانا، صدقات کے مال سے عوامی فلاح و بہبود کیلئے ڈاک کا نظام، نئے شہروں کی آبادی، راستوں میں عوامی سہولت کیلئے سرائے اور ریسٹورنٹ قائم کئے گئے۔ نظام احتساب کو عملاً جاری کیا گیا خود خلیفہ وقت عوام کے سامنے جوابدہ ہوتا، معاشرتی حوالے سے برائیوں کی روک تھام کے لئے پولیس گشت شروع کئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ آج یورپ اور برطانیہ کا معاشرہ جس امن و اطمینان کی بات کرتا ہے اس کی بنیادیں اور عملی مظاہرہ خلافت راشدہ میں نظر آتے ہیں۔

(روزنامہ جنگ 9 دسمبر 2010)

ملک میں اسلامی نظام لے کر آؤں گا جو کہ خلافت راشدہ کی طرز کا ہوگا

عمران خان نے کہا ہے کہ ملک میں اسلامی نظام لے کر آؤں گا جو کہ خلافت راشدہ کی طرز کا ہوگا۔ لاہور میں تحریک

انصاف کے اقلیتی ونگ کے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے عمران خان نے کہا کہ ہمارے دور حکومت میں وہ نظام ترتیب دیا جائیگا جس میں کمزور اور طاقتور برابر ہوں گے۔ تحریک انصاف اول روز سے ہی پاکستانی اقلیتوں کے حقوق انصاف کے ساتھ دینے کی بات کرتی رہی ہے۔ میں اپنے جلسے میں شریک بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ملک میں تبدیلی کا آغاز ہوگیا ہے۔عمران خان کا کہنا تھا کہ اقلیتوں سے قائداعظم محمد علی جناح نے جو وعدے کئے تھے وہ تحریک انصاف پورا کرے گی۔

(روزنامہ اساس لاہور 15 دسمبر 2011ء)

خلافت اسلامیہ کے پرچم تلے متحد ہو جائیں اور مسلم حکمران ایک خلیفہ کی بیعت کرلیں تو وہ اپنے اسلاف کی تاریخ کو از سر نو زندہ کر سکتے ہیں

مسلک اہل حدیث کا ترجمان ہفت روزہ الاعتصام لاہور کے مستقل مضمون نگار جناب عطا محمد جنجوعہ صاحب اپنے مضمون ''خلیفہ کی ضرورت کیوں'' 6/اپریل 2012ء کے شمارہ میں لکھتے ہیں:

''اس وقت عالم اسلام کا موثر ادارہ او آئی سی (OIC) عملی طور اقتصادی بائیکاٹ یا دفاعی کارروائی نہیں کرسکتا کیونکہ اس میں شامل ممالک اقوام متحدہ کے فیصلوں کی خلاف ورزی نہیں کرسکتے۔ کیونکہ انکی زبانوں پر رکنیت کی وجہ سے دستور نے تالے لگائے ہیں۔ آج بھی اسلامی ممالک عملی طور پر آئی ایم ایف کی بجائے مالک الملک کو احکم الحاکمین تسلیم کرلیں، لینن ولنکن کی بجائے خاتم النبیین ﷺ کو رحمتہ للعالمین تسلیم کرلیں، یو این او کے دستور کی بجائے ھدی للمتقین پر عمل کرنا شروع کردیں، واشنگٹن کا چکر لگانے کی بجائے مکہ مکرمہ میں ھدی للعالمین کا طواف کریں اور وائٹ ہاؤس کی بجائے مسجد نبوی کے منبر سے فیض حاصل کریں، **دنیا بھر کی مسلم ریاستیں اقوام متحدہ کی بجائے خلافت اسلامیہ کے پرچم تلے متحد ہو جائیں اور مسلم حکمران ایک خلیفہ کی بیعت کرلیں تو وہ اپنے اسلاف کی تاریخ کو از سر نو زندہ کر سکتے ہیں اور اکیسویں صدی میں عالم انسانیت کو مادہ پرستی سے نکال کر خدا پرستی کی راہ پر گامزن کر سکتے ہیں، چنانچہ ہر اسلامی ریاست میں علماء دانش ور اور صحافیوں پر مشتمل تحریک احیائے خلافت کی ضرورت** ہے جس کے داخلی مقاصد مندرجہ ذیل ہوں۔ سیکولر نظاموں کا خاتمہ کر کے تقویٰ واہلیت کی بنیاد پر اسلام کا شورائی نظام بحال کرنا تاکہ مخلص قیادت برسر اقتدار آئے......

مسلم ریاستیں جغرافیائی لحاظ سے ایک دوسرے سے پیوست ہیں۔ اگر انکے آئینی سربراہ صدر یا وزیر اعظم خود کو صدر یا گورنر کے اختیارات تک محدود کرلیں اور اسلامی سربراہی کانفرنس کے آئندہ اجلاس میں اہلیت وتقویٰ کی بنیاد پر ایسے خلیفہ کو منتخب کرلیں جس کو دفاع، امور خارجہ مواصلات، اطلاعات ونشریات، تعلیم واقتصادیاتی معاملات کے اختیارات سونپ دیے جائیں، ریاستی سربراہ اوران مذکورہ شعبوں کے وزراء کو خلافت کی مرکزی شوریٰ میں شامل کیا جائے تو یہ عظمت رفتہ کے حصول کی پہلی کامیاب کوشش بن سکتی ہے...... **اگر خلیفہ دشمن سے گفتگو کرے تو ان کا رعب چھا جائے، اُس میں ایمانی غیرت ہو کہ وہ غیر مسلم ممالک کو اسلام کی دعوت دے۔''**

(الاعتصام لاہور 06 تا 12 اپریل 2012 صفحہ 25-26)

اخبارمجالس

(مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی)

تقریب آمین

مکرم رفیع احمد طاہر صاحب ناظم ضلع ننکانہ اطلاع دیتے ہیں:

مکرم مسعود احمد صاحب ابن مکرم منظور حسین صاحب عمر 41 سال مجلس 45 مڑ ضلع ننکانہ صاحب کی قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے پر بیت الذکر احمدیہ چک 45 مڑ کی 13 رجنوری 2012ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم وجاہت احمد قمر صاحب نے موصوف کو قرآن کریم ناظرہ نے مکمل کروایا ہے۔ اس موقع پر مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع ننکانہ صاحب نے موصوف سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

ریفریشر کورسز

ضلع جھنگ کے زیر انتظام 2 رمارچ کو زعماء مجالس حلقہ چنیوٹ کا ریفریشر کورس لالیاں میں منعقد کیا گیا۔ مرکز سے خاکسار اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد نے شمولیت کی۔ پروگرام میں 30 عہدیداران نے شرکت کی۔

ضلع بھاول نگر کے زیر انتظام 2 رمارچ کو زعماء و عاملہ مجالس و عہدیداران ضلعی عاملہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مرکز سے محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے شرکت کی اور ہدایات سے نوازا۔ اجلاس میں مکرم قائد اصلاح وارشاد نے بھی شعبہ جات کے متعلق ہدایات دیں۔ مجموعی طور پر اس پروگرام میں 70 عہدیداران نے شرکت کی۔

زعامت علیاء اورنگی ٹاؤن کراچی کے زیر انتظام 26 فروری کو زعماء حلقہ جات، عاملہ حلقہ جات و سائقین کا ریفریشر کورس منعقد کیا گیا اس پروگرام میں کل 21 عہدیداران نے شمولیت کی۔

زعامت علیاء شالا مار ٹاؤن لاہور کے زیر انتظام 16 فروری کو عہدیداران مجلس عاملہ کا ریفریشر کورس منعقد کیا گیا جس میں کل 16 ممبران عاملہ نے شمولیت کی۔

زعامت علیاء گلشن جامی کراچی کے زیر انتظام 26 فروری کو عہدیداران مجلس عاملہ و سائقین کا ریفریشر کورس منعقد کیا گیا جس میں 49 عہدیداران نے شمولیت کی۔

مجلس دارالحمد مسعود آباد فیصل آباد میں 15 فروری کو ریفریشر کورس کا انعقاد کیا گیا پروگرام میں مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شرکت کی اور شعبہ جات کے متعلق ہدایات دیں کل 37 انصار نے شمولیت کی

زعامت علیاء ماڈل کالونی کراچی کے زیر انتظام 19 فروری کو عاملہ زعیم اعلیٰ و عاملہ حلقہ جات کے ریفریشر کورس کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام میں کل 17 اراکین عاملہ زعیم صاحب اعلیٰ اور 2 حلقہ جات کی عاملہ کے 14 اراکین نے شمولیت کی۔

ضلع قصور کے زیر انتظام 5 فروری کو ضلعی عاملہ اور زعماء مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں 25 عہدیداران نے شمولیت کی۔

علاقہ میر پور خاص کے زیر انتظام 8 رمارچ کو عاملہ ضلع حیدرآباد، بدین، عمر کوٹ، میر پور خاص اور زعماء اعلیٰ و علاقہ میر پور خاص کی عاملہ کا ریفریشر کورس ہوا۔ مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار نے اپنے شعبہ کے متعلق ہدایات دیں۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے تعلیم، تربیت، تعلیم القرآن اور اصلاح وارشاد کے علاوہ دیگر شعبہ جات کی طرف توجہ

دلائی ۔ اس پروگرام میں چار اضلاع کے عہدیداران کی حاضری 43 انصار رہی۔

ضلع ننکانہ صاحب کے زیر انتظام 18 مارچ کو ضلعی عاملہ ومقامی عاملہ چھور مغلیاں کا ریفریشر کورس منعقد کیا گیا اس پروگرام میں ضلعی عاملہ کے دو عہدیداران اور مقامی عاملہ کے 16 عہدیداران نے شمولیت کی۔

ضلع ننکانہ صاحب کے زیر انتظام 16 مارچ کو مجلس 45 مڑ کی مجلس عاملہ کا ریفریشر کورس منعقد کیا گیا اس پروگرام میں کل 18 عہدیداران نے شمولیت کی۔

ضلع میر پور آزاد کشمیر کے زیر انتظام 18 مارچ کو ضلعی عاملہ، زعماء مجالس واراکین عاملہ مجلس میر پور اور میرا بھڑ کا کا ریفریشر کورس ہوا۔ مرکز سے مکرم خاکسار قائد عمومی نے شرکت کی اور شعبہ جات کے متعلق ہدایات دیں۔ اس پروگرام میں مجموعی طور پر 33 عہدیداران نے شمولیت کی۔

تربیتی پروگرامز و اجلاسات

زعامت علیاء اسلام آباد غربی کے زیر اہتمام 22/فروری 2012 کو ایک اجلاس عام منعقد کیا گیا جس میں مجموعی طور پر 5 حلقوں کے 32 انصار نے شمولیت کی۔

مجلس دارالحمد مسعود آباد فیصل آباد کے زیر انتظام 20/فروری 2012 کو ایک اجلاس بسلسلہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا مجموعی طور پر اجلاس میں حاضری 98 رہی۔

زعامت علیاء شالا مار ٹاؤن لاہور کے زیر انتظام ماہ فروری میں حالات کے پیش نظر سائقین کے حزب وائز اجلاسات کروائے گئے جن کی تفصیل درج ہے:۔ 5 اجلاسات عام، 8 اجلاسات بسلسلہ ہفتہ تعلیم القرآن، 6 اجلاسات بسلسلہ یوم مصلح موعود کروائے گئے۔ ان اجلاسات میں حاضری بالترتیب 66,73,62 رہی۔

زعامت علیاء فضل عمر فیصل آباد کے زیر انتظام ماہ فروری میں 3 اجلاسات عاملہ کا انعقاد کیا گیا جس میں مجموعی طور پر 30 عہدیداران نے شمولیت کی اور 3 تربیتی اجلاسات حلقہ جات کا اہتمام کیا گیا جس میں مجموعی طور پر 29 انصار نے شمولیت کی۔

کلاسز داعیان و ریفریشر کورسز شعبہ اصلاح و ارشاد

ضلع ساہیوال کے زیر انتظام 16 مارچ کو ریفریشر کورسز اصلاح وارشاد کا اہتمام کیا گیا مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب نے ساہیوال شہر، مکرم عبدالقدیر قمر صاحب نے 30,11L، مکرم محمد محمود طاہر صاحب نے 6,11L میں مرکز سے نمائندگی کی۔ ساہیوال شہر میں حاضری 38، 6,11L میں حاضری 78، 30,11L میں حاضری 22 رہی۔

شعبہ اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے تحت 10-11 مارچ کو نائب ناظمین اصلاح وارشاد اضلاع پنجاب، خیبر پختونخواہ، آزاد کشمیر، کا ریفریشر کورس ایوان ناصر انصاراللہ پاکستان میں منعقد کیا گیا۔ 10 مارچ کو عہدیداران کی رجسٹریشن کے بعد قائد عمومی، مکرم شبیر احمد صاحب قائد اصلاح وارشاد، مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد، مکرم مظفر احمد درانی صاحب نائب قائد تربیت نے شعبہ جات کے متعلق ہدایات دیں۔ مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب نے موجودہ دور کے بعض اعتراضات اور ہماری ذمہ داریوں کے متعلق تقریر کی۔ پروگرام میں اختتامی خطاب مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نے کیا۔ اس پروگرام میں کل 102 عہدیداران نے شمولیت کی۔

میڈیکل کیمپس

زعامت علیاء دارالنور فیصل آباد کے تحت 17 اور 24 فروری کو 2 فری میڈیکل کیمپس کا اہتمام کیا گیا۔

زعامت علیاء اسلام آباد غربی کے تحت 19/

فروری2012ء کو ایک فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 44مریضوں کا معائنہ کر کے ادویات فراہم کی گئیں۔

مجلس دارالحمد مسعود آباد فیصل آباد کے زیر انتظام 17 رفروری کو حلقہ مظفر کالونی میں ایک فری میڈیکل کیمپ کا اہتمام کیا گیا مجموعی طور پر 62 مریضوں نے استفادہ کیا۔

مجلس دارالحمد مسعود آباد فیصل آباد کے خدام کی طرف سے ماہ فروری میں 3 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب رکن انصاراللہ نے ڈاکٹر کے فرائض ادا کئے۔

زعامت علیاء شالا مار ٹاؤن لاهور کو ماہ فروری میں 4 میڈیکل کیمپس لگانے کی توفیق ملی۔جس میں 229 مریضوں کا علاج کیا گیا اور مبلغ/2460روپے خرچ ہوئے۔

زعامت علیاء گلشن پارک لاهور کے زیر انتظام ماہ فروری میں 2 میڈیکل کیمپس لگائے گئے جن میں کل 127 مریضوں کا علاج کیا گیا کیمپ پر مجموعی طور پر 3310روپے کے اخراجات ہوئے۔علاوہ ازیں دوران ماہ 152 مریضوں کا معائنہ کیا گیا۔

ضلع ساہیوال کے زیر انتظام 18 مارچ کو مجلس 6-11L میں ایک میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں مجموعی طور پر 233 مریضوں کا معائنہ کیا گیا۔اس میڈیکل کیمپ میں 2 ڈاکٹر صاحبان علاقہ لاہور سے لئے گئے۔

مجلس انصارالله مقامی ربوه کے زیر انتظام ماہ فروری میں ربوہ کے مختلف 15 محلہ جات میں 16 میڈیکل کیمپس لگائے گئے کل 929 مریضوں کا معائنہ کیا گیا اور انہیں ادویات فراہم کی گئیں۔

16 مارچ 2012ء کو مجلس انصاراللہ دارالصدر غربی قمر کو بمقام کوٹلہ رانو تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ میڈیکل کیمپ لگانے کی توفیق ملی جس میں 262 مریضوں کا چیک اپ کر کے ادویات دی گئیں۔مجلس مقامی کی طرف سے اس کیمپ میں ڈاکٹر خواجہ عبدالوحید صاحب اور ان کے ہمراہ تین ڈسپنسر صاحبان کو خدمات کی توفیق ملی۔یہ میڈیکل کیمپ 8 گھنٹے جاری رہا جس پر کل 8500 روپے خرچ ہوئے۔

ایثار

زعامت علیاء گلشن پارک لاهور کے زیر انتظام ماہ فروری میں 19 انصار کی طرف سے 2970 روپے مستحق اور نادار مریضوں، بیوگان و یتامیٰ کو دیئے گئے۔

زعامت علیاء گلشن پارک لاهور کے زیر انتظام ماہ فروری میں 14 انصار نے دو ہسپتالوں کا دورہ کیا اور 28 مریضوں کی عیادت کی نیز ان میں دودھ اور پھل تقسیم کئے گئے۔

وقار عمل

مجلس دارالحمد مسعود آباد فیصل آباد کے زیر انتظام 17 رفروری کو 4 حلقہ جات میں اجتماعی وقار عمل کا اہتمام کیا گیا۔مجموعی طور پر 52 انصار نے شمولیت کی۔

زعامت علیاء گلشن جامی کراچی کے زیر انتظام 18 رفروری کو ایک وقار عمل کا اہتمام کیا گیا۔حاضری انصار 18 رہی۔

زعامت علیاء عزیز آباد کے زیر انتظام 26 رفروری کو ایک وقار عمل کا اہتمام کیا گیا جس میں عزیز بھٹی پارک گلشن اقبال کراچی کی صفائی کی گئی۔اس میں 28 انصار شامل ہوئے۔

زعامت علیاء ڈرگ روڈ کراچی کے زیر انتظام 26 فروری کو سہ ماہی وقار عمل کا اہتمام کیا گیا جس میں آئرن برج کی صفائی کی گئی۔مجموعی طور پر 23 انصار نے شمولیت کی۔

زعامت علیاء مارٹن روڈ کراچی کے زیر انتظام 26 فروری کو ایک وقار عمل ہوا۔حاضری 17 انصار رہی۔

زعامت علیاء گلشن پارک لاهور کے زیر انتظام 26

فروری کو اجتماعی وقارعمل ہوا۔ حاضری 93 رہی۔

زعامت علیاء فضل عمر فیصل آباد کے زیر انتظام 19 فروری کو اجتماعی وقارعمل ہوا جس میں 13 انصار نے شمولیت کی۔

ضلع ساہیوال کے زیر انتظام 13 مارچ کو مجلس 30-11L میں وقارعمل کا اہتمام کیا گیا اس وقارعمل میں ضلع کی 7 مجالس کے 36 انصار نے شمولیت کی۔

ذہانت و صحت جسمانی

مجلس دارالحمد مسعود آباد فیصل آباد کے زیر انتظام 19 فروری کو مقابلہ کلائی پکڑنا کا اہتمام کیا گیا جس میں 4 انصار صف اول اور 6 انصار صف دوم نے شمولیت کی۔ مجموعی طور پر حاضری 18 رہی۔

زعامت علیاء مارٹن روڈ کراچی کے زیر انتظام 26 فروری کو ایک سائیکل سفر کا اہتمام کیا گیا جس میں کل 5 سائیکلسٹ نے شمولیت کی۔ مجموعی طور پر حاضری 17 انصار تھی۔

زعامت علیاء عزیز آباد کراچی کے زیر انتظام 26 فروری کو تیز چلنے کا مقابلہ کروایا گیا جس میں 27 انصار نے شرکت کی بعد ازاں بال تھرو کا مقابلہ ہوا جس میں 15 انصار نے شرکت کی۔

زعامت علیاء فضل عمر فیصل آباد کے زیر انتظام 19 فروری کو اجتماعی سیر کا پروگرام رکھا گیا جس میں 15 انصار نے شمولیت کی۔

نظامِ خلافت

"یہ نظامِ خلافت وہ نظام ہے جو چودہ سو سال کی محرومی کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 27 مئی 2011ء بمقام بیت الفتوح لندن)

بقیہ از صفحہ 24

اس صورت حال میں یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ ایک بیخودی کے عالم میں یہ اداریہ تحریر کیا گیا ہے۔

یہ بیخودی بے سبب نہیں غالبؔ
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ماہنامہ انصاراللہ کی توسیع اشاعت

جو انصار بھائی ابھی تک ماہنامہ انصاراللہ کے خریدار نہیں بنے ان سے درخواست ہے کہ صرف 200 روپے بھجوا کر سال بھر کے لئے ماہنامہ انصاراللہ جیسے تربیتی وعلمی رسالہ کے خریدار بنیں۔

چندہ کی ادائیگی

براہ کرم اپنے چندہ جات کی شروع سال سے ہی ادائیگی فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ نیز اپنے پتہ جات اور فون نمبرز میں کسی بھی قسم کی تبدیلی سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مینیجر ماہنامہ انصاراللہ

ماہنامہ انصاراللہ کے خصوصی نمبرز

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ مجلس انصار اللہ پاکستان مکرم ومحترم مولانا سید عبدالحی شاہ صاحب مرحوم (ناظر اشاعت) اور بزرگوار حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ" پر ماہنامہ انصار اللہ کے خصوصی نمبرز شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ قارئین کرام، اہل قلم حضرات اور ان بزرگان کے اقرباء سے درخواست ہے کہ انکی سیرت وسوانح کے بارہ میں قابل ذکر واقعات، یادیں، تاثرات اور ان مرحومین کی خدمات سلسلہ کے حوالہ سے مضامین ارسال کر کے ممنون فرماویں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد اشاعت انصاراللہ پاکستان)

”خلافت سے عشق رکھنے والے تھے“

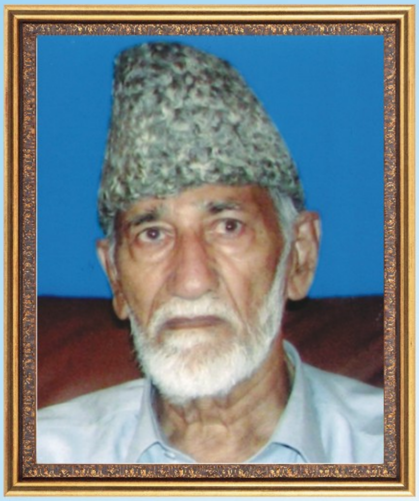

مکرم ومحترم چوہدری محمد اکرم صاحب

جنہیں 29 فروری 2012 کونواب شاہ سندھ
میں راہ مولیٰ میں قربان کردیا گیا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب کے خاندان کا تعلق گوکھووال ضلع فیصل آباد سے ہے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا حضرت میاں غلام قادر صاحب کی بیعت سے ہوا ...... 2005ء میں آپ اہلیہ کے ساتھ آسٹریلیا شفٹ ہو گئے ......اور گزشتہ سال نومبر سے پاکستان آئے ہوئے تھے کہ یہ حادثہ پیش آیا۔ 29/فروری 2012ء کو آپ اپنے نواسے عزیزم منیب احمد ابن مکرم رفیق احمد صاحب کے ساتھ دوپہر تقریباً ایک بجے جوان کے داماد کی دکان تھی نوابشاہ میں ہی وہاں سے واپس گھر آرہے تھے۔ جب گھر کے نزدیک پہنچے ہیں تو ایک موٹر سائیکل پر دو نامعلوم افراد نے آپ پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں...... میں راہِ مولیٰ میں جان قربان کر دی......۔ مرحوم نے 1960ء میں نوابشاہ شفٹ ہونے کے بعد اپنے کاروبار کے ساتھ جماعتی طور پر بھی بہت خدمت کی ہے......۔ تقریباً 35 سال تک بطور سیکرٹری مال نوابشاہ ضلع اور شہر کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اسی طرح نائب امیر ضلع کے طور پر بھی خدمات بجالاتے رہے۔ شہید مرحوم اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔......خلافت سے عشق رکھنے والے، خطبات کو بڑے غور سے، شوق سے باقاعدہ سنتے تھے۔...... آپ میں عہدے داران کی اطاعت کا جذبہ بھی بہت زیادہ تھا۔“

(خطبہ جمعہ 02/مارچ 2012ء بمقام بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن۔ بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 23 تا 29 مارچ 2012ء)

”خلافت سے بے انتہا تعلق تھا“

مکرم ومحترم مقصود احمد صاحب

جنہیں 7 مارچ 2012ء کونواب شاہ سندھ
میں راہ مولیٰ میں قربان کردیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”مکرم مقصود احمد صاحب ابن مکرم محمد ادریس صاحب جو پہلے تو کرونڈی میں آباد تھے لیکن پچھلے چھبیس ستائیس سال سے دارالرحمت شرقی ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔ مقصود صاحب کے خاندان کا تعلق قادیان کے قریب گاؤں ”بھٹیاں گوت“ سے ہے۔ ان کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا مولوی عبدالحق نور صاحب کی بیعت کے ذریعے سے آئی تھی۔ 1934ء میں انہوں نے بیعت کی...... 21/دسمبر 1966ء کو آپ کے دادا مکرم عبدالحق نور صاحب کو بھی شہید کر دیا گیا تھا۔ اُس وقت مقصود صاحب کی عمر بارہ سال کی تھی اور آپ اُس شہادت کے عینی شاہد تھے......۔ 1983ء تک کرونڈی میں رہے۔ اُس کے بعد پھر وہاں سے ربوہ شفٹ ہو گئے...... اُس وقت سے ہومیو پیتھک کیور یٹو کمپنی ...... میں کام کر رہے تھے۔...... 7/مارچ 2012ء کو شہادت کے دن صبح تقریباً گیارہ بجے نوابشاہ پہنچے تھے جہاں سہ پہر تقریباً ساڑھے تین بجے نوابشاہ کے معروف موہنی بازار میں دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے ان کو روکا اور ان پر فائر کر دیا جس سے ان کی شہادت ہو گئی ......خلافت سے بے انتہا تعلق تھا۔ اسی طرح قرآنِ کریم سے بھی آپ کو خاص عشق تھا۔...... اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان سب لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ دشمنوں کی پکڑ کے جلد سامان فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ 09/مارچ 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 30/مارچ تا 5/اپریل 2012ء)

Regd #: FR - 8

C. Nagar

Monthly
Ansarullah

Editor:
Ahmad Tahir Mirza

Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631
Cell: 0336-7700250

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

HIJRAT 1391, MAY 2012

خلافتِ احمدیہ کو اُس خدا کی تائید و نصرت حاصل ہے جو قادر و توانا اور سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2 مئی 2011ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’آج جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہے...... وہ ہر آن اور ہر لمحہ ایک نئی شان سے پورا ہو رہا ہے۔ چاہے وہ خلافتِ اولیٰ کا دَور تھا جس میں بیرونی مخالفتوں کے علاوہ اندرونی فتنوں نے بھی سر اُٹھانا شروع کر دیا تھا یا خلافت ثانیہ کا دَور تھا جس میں انتخابِ خلافت سے لے کر تقریباً آخر تک ...... مختلف فتنے اندرونی طور پر بھی اُٹھتے رہے۔ ...... لیکن جماعت کی ترقی کے قدم نہیں رُکے۔ پھر خلافتِ ثالثہ میں بھی بیرونی حملوں کی شدت اور بعض اندرونی فتنوں نے سر اُٹھایا لیکن جماعت ترقی کرتی چلی گئی...... ۔ پھر خلافتِ رابعہ کا دور آیا تو دشمن نے...... جماعت کو ختم کرنے کیلئے ایسا پکا ہاتھ ڈالا تھا کہ اُس سے بچنا ناممکن تھا...... لیکن پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ اپنی شان کے ساتھ پورے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور ظاہر کرے گا اور وہ ہوئی۔ اور اُس زبردست قدرت نے اُن مخالفین کی خاک اُڑا دی۔

پھر خلافتِ خامسہ کا دَور ہے۔ اِس میں بھی حسد کی آگ اور مخالفت نے شدت اختیار کر لی۔ کمزور اور نہتے احمدیوں پر ظالمانہ حملے کر کے

خلافتِ خامسہ میں حسد کی آگ نے شدت اختیار کر لی۔ کمزور اور نہتے احمدیوں پر ظالمانہ حملے کر کے خون کی ایسی ظالمانہ ہولی کھیلی گئی جنہیں دیکھ کر یہ فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ انسانوں کا کام ہے یا جانوروں سے بھی بدتر کسی مخلوق کا کام

خون کی ایسی ظالمانہ ہولی کھیلی گئی جنہیں دیکھ کر یہ فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ انسانوں کا کام ہے یا جانوروں سے بھی بدتر کسی مخلوق کا کام ہے۔...... اللہ تعالیٰ کی تائید یافتہ خلافت کی زبردست قدرت اس کا مقابلہ کرتی رہی اور کر رہی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا مقابلہ کر رہا ہے۔...... **خلافتِ احمدیہ کو اُس خدا کی تائید و نصرت حاصل ہے جو قادر و توانا اور سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ اور اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی وعدہ کیا ہے کہ میں زبردست قدرت دکھاؤں گا۔ اور وہ دکھا رہا ہے اور دکھائے گا۔ اور دشمن ہمیشہ اپنی چالاکیوں، اپنی ہوشیاریوں، اپنے حملوں میں خائب و خاسر ہوتا چلا جائے گا اور ہو رہا ہے۔** آج کل دشمن نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کیلئے الیکٹرانک میڈیا، انٹرنیٹ وغیرہ...... کو استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو خلافت کی رہنمائی میں دنیا کے ہر ملک میں اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں کی ایک ایسی فوج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرما دی ہے جو...... دشمن کے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہیں۔ بلکہ ایسے ایسے جواب دے رہے ہیں کہ بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد دل میں پیدا ہوتی ہے اور اُس کے وعدوں پر یقین اور ایمان بڑھتا چلا جاتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 27 رمئی 2011ء بمقام بیت الفتوح، لندن بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 17 تا 23 جون 2011ء)